ع ۲۰۸۸
سراج الایمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر جمیع حمد وثنا واسطے اوس خداے قادر و توانا کے زیبا ہین کہ جسنے اپنے چشمہ مہربانی سے دریاے
اسلام کو اوپر زمین عرب وعجم کے جاری وروان فرمایا کہ جنکے انہار وجداول سے روز بروز زمین عالم
کی سیراب وشاداب ہوتی جاتی ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ اور درر وغرر درود وسلام اوس
ناخداے سفینہ نجات کے لئے سزاوار ہین کہ جسنے اپنی دریادلی سے ایک ایسی کشتی مضبوط
بنائی کہ جو بے خوف وبیم ورطات مہالک بدون امداد نجوم کے مثل سفینہ نوح حاجیان کعبہ مقصود
کو ساحل نجات پر پونہچاے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ۔ امابعد ارباب بصائر وصاحبان بصیرت پر مخفی نرہے
کہ ایک مدت سے اس نحیف کو بہ نظر خیرخواہی بندگان الہی خیال اس امر کا تہا کہ ایک رسالہ مختصر
جو واسطے سرگشتگان وادی ضلالت کے راہنما اور اسیران چاہ ہلاکت کے لئے دستگیر ہو
خصوص اوس شخص کے لئے کہ جو ارادہ کسی ملت سے ملت محمدی مین آنیکا کرے اور سکے واسطے
پیش رو ہوکر ایصال الے المطلوب کرے حیز تحریر مین لائے بسبب عوایق دنیوی اور موانع
لابدی ہمکے یہہ ارادہ حیز بتعویق مین تہا کہ اتفاقاً رسالہ ہدایۃ المبتدعین کہ جو مشتمل تہا اوپر مدح

ایک صاحب کے جو کہ تازہ اسلام لائے تھے اور اوپر مذہب فرقہ مبتدعین کے اوسکو دیکھکر بہر شوق نے
اوسپر لکھنے رسالہ مذکور کے غلبہ کیا اور خواہش طبع مقتضی اسکی ہوئی کہ کچھ اسمین رد ہو رسالہ مبتدعین
کا بھی پس بہ توفیق الہی و بہ امداد رسالت پناہی سن بارہ سو نواسی ہجری ماہ ذیقعدہ مین یہہ رسالہ لکھا گیا
اور بنام سراج الایمان مسمی ہوا واللہ ولی التوفیق والاتمام - پس اولا جاننا چاہیے کہ یہ حدیث
دونون فرقونکی کتابون مین موجود ہے اور جملہ متواترات سے ہے کہ کسیکو اسمین کچھ کسیطرح کا کلام نہین

یعنی رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ - انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدہما اکبر من الآخر
کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی الا انہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض —

اس حدیث شریف کو احمد حنبل نے کہ امام اہل سنت ہے اپنی مسند مین سعید خدری سے روایت
کیا ہے اور روایت زید بن ثابت مین بجائے لفظ ثقلین لفظ خلیفتین کا ہے اور حاصل معنی اس حدیث
کے یہہ ہین کہ اے گروہ مسلمین بہ تحقیق کہ مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو چیزین گرانمایہ اگر تم
تمسک کروگے اونکے ساتہ اور اونکے احکام کے پابند رہوگے تو بعد میرے ہرگز ہرگز گمراہ نہوگے
ایک اونمین بزرگ ہے دوسرے سے ایک تو کتاب خدا ہے کہ وہ ایک نور ہے ممتد اور کشیدہ مثل
رسن آسمان سے زمین تک اور دوسری اونمین سے عترت میری ہے کہ وہ اہلبیت میرے ہین
آگاہ ہو کہ یہہ دونون آپس سے جدا نہوگی تا آنکہ وارد ہون میرے پاس حوض کوثر پر اور بھی اس
حدیث کو اسی کتاب مین اسمٰعیل بن عثمان و یزید بن حبان و زید بن ارقم سے مختلف اللفظ متفق المعنی
روایت کیا ہے از انجملہ ایک یہہ ہے کہ یزید بن حبان کہتا ہے کہ مین حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم کے
ساتھہ زید بن ارقم کے پاس گیا اور اوس سے کہا کہ تو رسول خدا کی خدمت مین بہت رہا ہے اور اکثر
احادیث کو سنا ہے کوئی حدیث آنکی بیان کر زید نے کہا کہ اے پسر برادر پیری کے سبب نسیان
بہت ہو گیا ہے پس جو کہون اوسپر اکتفا کرنا اور زیادہ اوس سے تکلیف ندینا کہ منزل غدیر مین بعد
خطبہ کے جناب رسول مقبول نے فرمایا کہ - ایہا الناس انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی واجیبہ
وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ فیہ النور فخذوا کتاب اللہ واستمسکوا بہ الخ یعنی ایہا الناس نہین ہون مین مگر ایک بشر تحقیق

نزدیک ہے کہ آوے میرے پاس فرستادہ خدا پس اجابت کرون مین اوسکی یعنی بارادہ الہی اس عالم سے
انتقال کرون اور مین چھوڑنے والا ہون تم مین دو چیزین گرانمایہ اون دونون سے کتاب خدا ہے کہ اسمین
ہے روشنائی مین پس تم کتاب خدا کو اور متمسک ہو ساتھہ اوسکے غرض کہ ترمذی نے بھی اپنی صحیح مین
جابر سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور مشکوۃ اور جمع بین الصحاح ستہ اور صحیح ابی داود اور
مصابیح وغیرہ کتب اصحہ اہل السنن مین مختلف اللفظ متفق المعنی بھی یہ حدیث موجود ہے جسکو اسمین شک ہو
وہ ان کتابون کو دیکھہ لے پس جبکہ یہہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ حدیث رسول خدا نے فرمائی اور طرفین کے علمار
فحول کے نزدیک صحیح ہے تو اب یہ امر تحقیق کرنے کے قابل ہے کہ عمل اس حدیث پر کس فرقہ کا ہے اور
کس کا نہین ناظرین کتب فریقین پر ظاہر اور باہر ہے کہ عمل اس حدیث پر فرقہ تشیع کا ہے نہ کسی اور فرقہ
کا دلیل اسپر یہہ ہے کہ تمامی کتب اصولیہ اور فروعیہ فرقہ تشیع کے احکامات قرانی اور اقوال و آثار اہلبیت رسالت سے
مشحون و مالامال ہین افعال و اعمال انکے احکام اوامر و نواہی کتاب خدا اور عترت رسول ہدی سے
مطابق کوئی قول تاوقتیکہ کسی ایک ائمہ اثنا عشر سے اوسپر سند نہو مقبول نہین ہے اور جس حدیث
و خبر کا سلسلہ اولاد رسول تک نہ پہونچے محض لوچ و بے اعتبار ہے کتابین فرقہ شیعہ کی موجود
کثیر الوجود ہین جسکو اسمین شک ہو وہ دیکھہ لے بخلاف اہل السنن کے کہ اصول انکا ابو الحسن اشعری سے
اور فروع انکا مجتہد اربعہ یعنی ابو حنیفہ وغیرہ سے ہے پس یہہ لوگ اپنے جملہ مسائل اصولیہ اور فروعیہ مین انکے
اقوال و افعال پر اعتماد اور اعتقاد کرتے ہین اور انہی کی تقلید مین رہتے ہین کہین کسی قسم کے مسئلہ مین قول
اہلبیت کو سند نہین لاتے اور انحضرات کے اقوال و افعال پر نظر نہین کرتے اور اگر احیانا کہین انحضرات کے
قول کو لاتے ہین تو بے شمول غیر کے اوس قول کو صحیح نہین جانتے اور قبول نہین کرتے اور ظاہر ہے جو فرقہ فرق
اہل اسلام سے ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے پھرا وہ جملہ ہالکین سے ہے دو تین دلیل بنابر انموذج اس جگہہ لکھی جاتی ہین
اول یہہ کہ خدا نے نعت فرماتا تھا کہ - انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ وہم
راکعون - حاصل معنی ایہ وافی ہدایہ کے یہہ ہین کہ نہین ہے کوئی مالک و حاکم اور اولی بہ تصرف تمہارے نفسون پر
مگر خدا اور رسول اوسکا اور وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہین اور قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو

حالت رکوع مین سب محدثین اور مورخین شیعہ اور سنی کا اتفاق ہے اسپر کہ یہ آیہ جناب امیر کی شان مین نازل
ہوا ہے اور شان نزول اسکی باتفاق ہر دو فرقہ دینا انگشتری کا تہا سایل کو حال رکوع مین جیسا کہ تعلبی نے
کہ ایک ائمہ معتبرین اہل تسنن سے ہے اسکی شان نزول مین عنایت بن ربیع سے اسطرح لکہا ہے
کہ اکروز ابن عباس کنارہ زمزم پر بیٹہے احادیث بیان کر رہے تہے کہ ایک مرد نقاب پوش وارد ہوا اور جب
ابن عباس قال رسول اللہ کہتے تو وہ بہی قال رسول اللہ کہتا ابن عباس اوسکا یہ حال دیکہکر متحیر ہوے اور
پوچہا اوس سے کہ تو کون ہے تو اوسنے نقاب اوٹہا کر کہا کہ جو مجہے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہین جانتا مین اوسے
بتلاتا ہون کہ مین جندب بن جنادہ بدری ابوذر غفاری ہون دیکہا اور سنا رسول خدا سے کہ علی پیشوا ابرار کا
اور کشندہ ہے کفار کا منصور ہے وہ کہ جسنے اوسکی نصرت کی اور مددگار اور ذلیل ہے وہ شخص کہ جسنے اوسے
مخذول کیا پہر ابوذر نے کہا کہ آگاہ ہو اکروز مین مسجد مین رسول خدا کے ساتہ نماز ظہر پڑہتا تہا کہ سایل نے
آنکر سوال کیا اور کسی نے کچہ ندیا جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب رکوع مین توقف کر لے گئے تہے سایل کو انگشت
کوچک سے اشارہ کیا کہ اوسنے حضور پیغمبر انگشتری ہاتہ سے اُتار لے جناب رسول خدا نے یہ معاملہ دیکہکر
خوشنود ہو کر سر سوے آسمان اُٹہا کر دعا کی کہ اللہم ان موسی سئلک قال رب اشرح لی صدری ویسر لی
امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقہوا قولی واجعل لی وزیرا من اہلی ہارون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری
فانزلت علیہ قرانا ناطقا سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا اللہم انا محمد نبیک وصفیک فاشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری - حاصل یہ ہے کہ خداوندا موسی پیغمبر نے سوال کیا
تجہسے اور کہا کہ اے رب میرے کہول تو سینہ کو میرے اور آسان کر تو کام میرے کو اور کہول گرہ میری
زبان سے تا کہ سمجہین وہ لوگ میری بات کو اور مقرر کر میرے واسطے وزیر میری اہل سے ہارون میرے
بہائی کو اور قوی کر اوس سے پشت میری اور شریک کر اوسکو میرے کام مین پس نازل کیا تو نے اوسپر قران
ناطق کہ قریب قوی کرتے ہین ہم تیرے بازو کو تیرے بہائی سے اور کرتے ہین ہم تم دونون کے لیئے
سلطنت خداوندا مین کہ محمد نبی اور صفی تیرا ہون کہول میرے سینہ کو اور آسان کر میرے کام کو اور کر وزیر
میرا میری اہل سے علی بہائی میرے کو اور قوی کر اوس سے میری پشت پس ہنوز یہ دعا ختم نہوئی تہی کہ جبرئیل

جانب رب جلیل سے آیہ انما ولیکم الیہ لائے اور صحیح نسائی اور جمع بین الصحاح مین اسطرح لکھا ہے کہ ابن
سلام نے کہا کہ جب حضرت علی نے رکوع مین انگشتری دی تو سائل نے رسولخدا کو خبر کی اوسوقت حضرت
نے یہہ آیہ پڑہا اور ابن مغازلی نے روایت کی ہے کہ سائل رسول خدا کے پاس گیا آپ نے پوچھا کہ یہ انگشتری
تجھے کسنے دی اوسنے کہا کہ اس راکع نے یعنی علیؑ نے پس حضرت نے فرمایا۔ الحمد للہ الذی جعلہا فی وفی اہلبیتی
انما ولیکم الیہ الخ حاصل یہہ کہ جملہ حمد ہے خدا کو کہ جسنے نازل کیا اوسکو بیچ حق میرے اور میری اہلبیت کے یعنی یہہ
فضیلت دی مجھے اور میری اہلبیت کو اور یہ آیہ تلاوت فرمایا اور اخطب خوارزم نے مناقب مین اشعار حسان
بن ثابت کو کہ جو اوسنے اس سخاوت کی مدح مین انشا کیے اپنی کتاب مناقب مین نقل کیے ہین اور وہ یہ ہین
فانت الذی اعطیت اذکنت راکعا + فدتک نفوس القوم یاخیر راکع + فانزل فیک اللہ خیر ولایۃ + وبینہا فی محکمات الشرایع
یعنی تو وہ ہے کہ سخاوت کی تو نے حالت رکوع مین فدا ہون تجھہ پر جانین سب کی ای بہتر رکوع کرنیوالون کی نازل
کیا تیری ذات مین بہترین ولایت کو اور بیان کیا اوسکو قرآنین پس جب یہہ بات ثابت ہوئی کہ جناب
علی بہی مثل خدا اور رسول امت کے ولی اور حاکم اور اولی بہ تصرف ہوئے اور ولایت کا حصر بدلیل انما خدا اور
رسول اور اوس ہی جناب مین ہوا تو پس جناب امیر کی متابعت نکرنا اور انکے اقوال اور احکام کو نہ ماننا اور
انسے تخلف کرنا عین خدا و رسول خدا سے پہرنا ہے اور خدا و رسول سے پہرنے والا جملہ ہالکین سے ہے۔ دوسری
دلیل یہہ ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا حق مین جناب علی کے۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ یعنی جسکا
مین مولا ہون اوسکا علی بہی مولا ہے بیان اسکا موافق کتب صحیحہ اہل سنت مثل سنن ابی داود اور جمع بین الصحاح
اور مشکوۃ شریف اور تفسیر ثعلبی و تفسیر علامہ نیشاپوری اور مناقب اخطب خوارزمی اور مسند احمد حنبل
اور سر العالمین غزالی وغیرہ کے بانداز تفاوت اسطرح پر ہے کہ جب پیغمبر آخرالزمان نے حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی
اثنا راہ مین اٹھارہوین ذالحجہ کی تہی یہہ آیہ نازل ہوا کہ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ یعنی اے پیغمبر خدا پہونچا خلایق کو وہ چیز کہ بہیجی گئی ہے
طرف تیری جانب رب تیرے سے اور اگر نکریگا تو اوس چیز کو کہ جس پر مامور ہوا ہے اور نہ پہونچائیگا
تو اوسکو پس نہ پہونچائی ہوگی تو نے کوئی چیز پیغام پروردگار اپنے سے اور اللہ تعالیٰ نگاہ رکہیگا تجکو شر مردم سے

پس جب یہہ فرمان واجب الاذعان خالق زمین وزمان کا نازل ہوا تو اوسوقت اوس جناب نے موضع غدیر خم مین نزول فرمایا حالانکہ وہ موضع جگہ نزول قافلہ اور فرودگاہ مسافر معروف ومتعارف نہ تہا اور وقت ایسا گرم تہا کہ چرند وپرند کو آشیانو نسے نکلنے کی تاب وطاقت نہ تہی اور ایک منبر پالان شتر سے تیار کرایا اور اوسکے اوپر تشریف لے گئے اور ایک پایہ پر جناب علی کو کہڑا کیا اور خطبہ طولانی بیان فرمایا اور اُس خطبہ مین اپنی رحلت سے خبر دی اور حکم کیا سب آدمیون کو اوپر تمسک کرنے کے ساتھہ قران اور اہلبیت کے اور وعدہائے جان پرور اور عبارات زہرہ شگاف ارشاد فرمائے اور بہت تاکید کی واسطے متابعت ثقلین کے پہر پوچہا سب سے کہ۔ الست اولی بکم من انفسکم۔ یعنی آیا مین نہین ہون اولی بہ تصرف تم مین نفسون تمہارے سے سبنے کہا کہ بلے یارسول اللہ یعنی آپ سب امور مین ہر مومن کے زیادہ اختیار رکہتے ہین اوس مومن سے اور آپکا حکم ہر امر مین اوسکے زیادہ تر اوس سے جاری ہے پس جب سبسے یہ اقرار اور اعتراف سنا تو ہاتہہ جناب امیر کا پکڑ کر اسقدر بلند کیا کہ سفیدی بغل کی سبکو دکہلائی دی ہو فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال والاہ وعاد من اعداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ ۔ یعنی جسکا مین مولا ہون علی بہی اوسکا مولا ہے اے خدا دوست رکہہ اوسکو جو اوسے دوست رکہے اور دشمن رکہہ اوسکو جو اوسے دشمن رکہے اور مخذول کر اوسکو جو مخذول کرے اور چہوڑدے اور یاری نکر اوسکی جو اوسکو چہوڑدے اور اوسکی مدد نکرے اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا کہ ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ۔ یعنی آج کے دن کامل کیا مینے دین تمہارا اور تمام کیا تم پر اپنی نعمت کو اور اختیار کیا واسطے تمہارے اسلام کو پس جناب رسول مقبول نے شکریہ مین اس موہبت کبری اور نعمت عظمی کی کہ دین حق نے کہ جو میری رسالت سے مقصود تہا علیؑ کی امامت سے تکمیل پائے یہہ عبارت فرمائی کہ ۔ اللہ اکبر الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی وولایۃ علی ابن ابیطالبؑ ۔ حاصل یہ کہ تمامی حمد وثنا واسطے خدا کے ہے اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونیکے اوپر میری پیغمبری اور ولایت وامامت علی ابن ابیطالب کے اوسوقت حضرت عمر نے ولیعہد شہنشاہ دوعالم کو باین عبارت مبارکباد دی ۔ ہنیأ لک ۔ اور بعض روایت مین ہے ۔ بخ بخ لک یا ابن ابیطالب

اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنۃ۔ یعنی مبارک اور گوارا ہو تجھے اے علی ہوا تو آج مولا میرا
اور مولا کل مومن اور مومنہ کا پس اس سے ثابت اور متحقق ہوا کہ امامت اور خلافت بحکم خدا و رسول
بعد جناب ختمی مآب جناب امیرالمومنین علی میں منحصر ہوئے پس جو لوگ با این تاکیدات و تصریحات خدا و
رسول کے جناب علی کی متابعت نہیں کرتے اور اونکو خلیفہ بلافصل نہیں جانتے اور اونسے کسی امر میں
تمسک نہیں کرتے اور اونسے منحرف اور سفینہ اہلبیت سے مختلف ہیں وہ بلا اشتباہ بموجب حدیث
متفق علیہ مثل اہلبیتی کسفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق۔ فرقہ ہالکین اور زمرہ ضالین میں داخل ہیں
یعنی جناب رسول مقبول فرماتے ہیں کہ مثل میرے اہلبیت کے مثل کشتی نوح کے ہے کہ جو اوسمیں سوار
ہوا اوسنے نجات پائی اور جو اوس سے پہرا وہ غرق و ہلاک ہوا پس اگر کوئی صاحب یہ فرمائیں کہ
معنی ولی اور مولے کے دوست کے ہیں نہ اولے بتصرف کے ہیں تو کہنا اونکا دلیل ہوگی اونکی عدم علمیت کی
اسواسطے کہ جیسے معنی ان الفاظوں کے دوست کے ہیں ویسے ہی اولے بہ تصرف کے بہی ہیں
کہ جو عبارت ہے امامت اور خلافت سے جیسا کہ ابو عبیدہ نے کہ جسکے کلام کو کتب لغت میں سند لاتے
ہیں اور صاحب صحاح وغیرہ اوس سے روایت کرتے ہیں اپنی کتاب میں کہ مشہور رہے ساتہہ نام مجاز کے
بیچ تفسیر آیہ۔ ماویکم النار ہی مولے کم۔ کے مولے کے تفسیر ساتہہ لفظ اولے کے کی ہے اور شعر لبید و
اخطل سے کہ یہہ دونوں شاعر مسلم الثبوت ہیں سند لایا ہے کہ مولے معنی اولے کے ہے اور ایسے ہی
ابن قتیبہ نے کہ علمائے معتبرین سے ہے اس آیہ میں مولے کے معنی اولے کے لیے ہیں اور فرا نحوی نے کتاب
معانی القران میں اس آیہ کی تفسیر میں مولے کے معنی اولے کے لکہے ہیں اور ایسے ہی صاحب صحاح نے
مولے کے معنی اولے کے کہے ہیں غرض سب علما اور شعرا و فصحائے عرب نے مولے کے معنی اولے کے
لیے ہیں سبحان اللہ خدا نے بعلاوہ دو لفظ یعنی مولے اور ولی ارشاد فرمائے کہ جو جامع ہیں جمیع صفات
امامت و شرائط خلافت کو یعنی جناب علی امثل خدا و رسول حاکم و مالک امور متصرف اور مددگار اور
دوست مدار امامت ہیں پس تخصیص محب و ناصر کی خالی عداوت سے نہیں ہے اور دلیل اسپر یہ ہے کہ انحصار
محب ناصر کا فقط جناب امیر میں ہے نہیں ہوسکتا بلکہ جتنے مومنین ہیں سب بموجب آیہ والمومنون

والمومنات بعضہم اولیاء بعض کے ایکدوسریکے محب اور ناصر ہین پہر دوبارہ تخصیص اسکی اس سند و مد کے ساتھ جیسا
کہ اوپر گذرا عبث ہوتی ہے اور عبث سے ذات خدا و رسول پاک و مبرا ہے اور اسمین شک نہین کہ خدا و رسول کو
بسبب قرب وفات جناب ختمی مآب اظہار اس امر اہم یعنی ولایت و خلافت جناب علیؑ کا منظور تہا نہ اظہار دوستی
محض کا تا اہل انکار کو عند اللہ و رسول کوئی عذر باقی نہ ہے اور قرینہ اسپر مبارکباد دینا حضرت عمر کا ہے اسواسطے
کہ جناب فاروق نے لفظ اصبحت فرمایا کہ جو دلالت کرتا ہے حدوث و تجدد پر پس اگر مولے کے معنی محب و ناصر کے
ہون تو لازم آتا ہے کہ جناب امیر پہلے اس سے محب و ناصر نہون اوس شخص کے کہ جنکے محب و ناصر رسول مقبول تہے
اور یہہ بعید از عقل و نقل ہے اسواسطے کہ وہ جناب ہمیشہ محب و ناصر مومنین رہے ہین اور ایسے ہی اکثر علماے
اس فرقہ کے اقوال سے بہی تکذیب انکی اس قول بیجا یعنی تخصیص محب و ناصر کی ثابت ہوتی ہے اور یہہ امر ظاہر
ہوتا ہے کہ مراد رسول مقبول کی مولے سے اولے ہے اور اس عبارت سے نص کرنا اوپر امامت جناب امیر
مومنان کی منظور تہا جیسا کہ غزالی نے سر العالمین کے مقالہ چہارم مین جو درباب خلافت کے لکھا ہے یہہ
عبارت بیان کی ہے کہ۔ اسفرت الحجۃ وجہہا واجتمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم غدیر خم باتفاق الجمع و
ہو یقول من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر ابن الخطاب بخ بخ لک یا ابا الحسن اصبحت مولائی و مولا کل مومن
و مومنۃ۔ یعنی روشن ہوے وجہ حجت کی اور اجماع کیا جمہور نے حدیث غدیر خم پر درحالیکہ فرماتے تہے رسول خداؐ
کہ جسکا مین مولا ہون اوسکا علی بہی مولا ہے پس کہا حضرت عمر نے مبارک ہو تجکو اے ابو الحسن کہ ہم سب کا تو مولے
ہوا پہر بعد اوسکے امام غزالی نے یہ عبارت لکھی کہ۔ و ہذا التسلیم و رضاء و تحکیم ثم بعد ہذا غلب الہوا لحب الریاسۃ
و حمل عمود الخلافۃ و عقود البنود و خفقان الہوا فی قعقعۃ الرایات و اشتباک ازدحام الخیول و فتح الامصار سقاہم
کاس الہوا فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ وراء ظہورہم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون
حاصل اسکا یہ ہے کہ مبارکباد دینا عمر کا جناب امیر کو یہ ہے تسلیم اور رضا ہے ساتہ ولایت علی مرتضی کے
اور متابعت حکم ہے رسول خدا کی پس بعد اس تسلیم و رضا اور انقیاد کے غالب ہوئی اونپر خواہش نفس واسطے
دوست رکہنے ریاست اور بزرگی کے یعنی غالب ہوئے اونپر حرص ریاست اور خواہش خلافت اور اونہانے
ستون خلافت اور برچہونکے نیزونکے اور لپٹنے اور مضطرب و پیچیدہ ہونے ہوا کے یعنی برچہونکے لہرانے ہوا پر

ہیرونکے چمکنے اور میانونکے کہڑکنے اور گہوڑونکے ملکر چلنے اور لینے شہرون کے بالائی ان خواہشون نے اونکو
جام شراب ہوس کی پہر برانگیختہ کیا اونکو اس ہوس نے طرف خلافت کی اور پہر گئے پہلی حالت پر اور پس پشت
ڈالا عہد غدیر کو اور خریدی عوض اوسکے ایک چیز کم قیمت پس حقیقت مین بُری چیز خریدی - اور بہی اخطب
خوارزم نے اپنے مناقب مین یہ حدیث نقل کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ شب معراج جب مین قریب سدرۃ المنتہی
کے پہونچا تو جانب رب ارباب سے یہہ خطاب آیا کہ اے محمد تونے میری مخلوقات کا امتحان کیا اور آزمایا
کسکو فرمان بردار پایا مینے عرض کی کہ علی کو خداوند عالم نے فرمایا کہ سچ کہا تونے اے حبیب ہمارے پہر
تونے کسکو اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر کیا کہ وہ احکام دین تیری امت کو پہونچائے اور کتاب سے وہ چیز
کہ جسکو وہ نہین جانتے بتائے مین نے کہا کہ خداوندا تو ہی اختیار کر کہ تیرا اختیار کیا ہوا میرا اختیار کیا ہوا ہے
فرمایا کہ مین نے علی کو اختیار کیا پس تو اپنا خلیفہ اور وصی کر مین نے دیا ہے اوسکو علم و حلم اپنا وہ ہے
سردار مومنون کا بہ تحقیق کہ نہ پہونچا ہے کوئی اس رتبہ کو پہلے اوسکے اور نہ پہونچیگا اس درجہ کو بعد اوسکے
اے محمد علی علم ہدایت ہے اور مقتدا ہے اونکا جو میرے فرمان بردار ہین جسنے اوسے دوست رکہا اوسنے
مجہے دوست رکہا اور جسنے اوسے دشمن رکہا اوسنے مجہے دشمن رکہا اور اے محمد اگر نہ ہوتا علی تو نہ پہچانے
جاتے دوست میرے نہ دوست میرے رسولونکے اور بہی اخطب خوارزم نے عبداللہ ابن مسعود سے
روایت کی ہے کہ جب خدا تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور روح کو اونکے بدن مین ڈالا تو ناگاہ اونکو
چہینک آئی حضرت آدم نے حمد خدا کی اوسوقت خداوند عالم نے وحی کی حضرت آدم کیطرف کہ اے آدم تونے
حمد کی میری قسم ہے مجہے اپنی عزت و جلال کی کہ اگر مجہے منظور نہ ہوتا پیدا کرنا اون اپنے دو بندونکا کہ جنکا پیدا
کرنا چاہتا ہون تو ہر آئینہ نہ پیدا کرتا تمکو حضرت آدم نے التجا کی کہ اے بار خدایا کر تو اون دونون کو میری
نسل سے ارشاد ہوا کہ اے آدم مین اونکو تیری ہی نسل سے پیدا کرونگا اب تو سر اوپر اوٹہا کر دیکہ

جب حضرت آدم نے اوپر سر اٹہا کر دیکہا تو عرش پر لکہا ہوا پایا کہ - لا الہ الا اللہ محمد نبی الرحمۃ و علی مقیم الحجۃ الخ
کسقدر جناب امیر کے فضائل و محامد ہین کہ سوائے ہمارے رسول مقبول کے کہ وہ تو جناب امیر سے افضل ہین
اور کوئی مخلوقات خدا سے نبی یا وصی یا غیر اونکے ان فضائل مین اونکے شریک نہین یہہ جناب سب سے افضل

ہین پس وائے اوس فرقہ ہالکہ پر کہ جو اوس جناب کا دشمن ہو اور انکی متابعت نکرے اور انکی تبعیت سے باہر ہو
اور دیکھو کہ یہہ سب روایات فضایل جناب امیر اہل تسنن کی کتابون سے ہین یہہ گمان کوئی نکرے کہ شیعون
نے مثل اور فرق کے کہ اپنے پیرون اور پیشواونکی تعریف مین صدہا حدیثین بنالی ہین اوس جناب کے فضایل
و محامد آپ بنا لیئے ہین الحاصل یہہ تو ثابت ہوا کہ سوائے فرقہ تشیع کے اور کوئی فرقہ ثقل اصغر یعنی اہلبیت سے
تمسک نہین کرتا اب رہا ثقل اکبر یعنی قران پس یہہ بہی ظاہر ہے کہ کوئی فرقہ سوائے فرقہ تشیع کے اوس سے
بہی متمسک نہین ہوتا ثبوت اس دعوے کا اسطرح پر ہے کہ معتقدات اہل اسلام سے ہے کہ عترت طاہرہ محبوب
سبحانی حاملان وحی ربانی اور واقفان رموز قرانی منطوق حدیث ثقلین ہین پس تارکین تمسک با اہلبیت
بلا تشک تارکین تمسک بالقران ہین اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ تمسک سے مراد یہہ ہے کہ قران کے معانی
اور رموز اور اسرار سمجھکر اوسکے احکامات پر عمل کرے نہ یہہ کہ فقط قران کے الفاظون کو یاد کرلے اور
سمجھنا اوسکے معانی کا موقوف ہے سمجھانے والے پر اور وہ نہین ہین مگر اہلبیت نبیؐ کہ سوائے اونکے
اور کوئی قران کے معانے حقیقیہ اور رموزات و اسرار واقعیہ کو نہین جانتا جیسا کہ جناب امیر فرماتے ہین
کہ مین ہون قران ناطق اور یہہ ہے قران صامت شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز نے یہہ حدیث ازالۃ الخفا
مین لکہی ہے کہ حضرت علی نے آخر معرکہ صفین مین فرمایا کہ۔ ہذا قران صامت و انا قران ناطق۔ اور چونکہ
عینیت حقیقیہ اس مقام مین غیر ممکن پس معنی خبر کے سوائے اسکے اور کچہہ نہین ہوسکتے کہ مین حامل ہون
قران مجید کا اور مثل قران کے واجب الاتباع ہون حکم میرا بعینہ حکم قران کا ہے اور جو کچہہ کہ قران مین ہے
وہ میرے سینہ مین ہے اور جو میرے سینہ مین ہے وہ قران مین ہے پس جبکہ اہلبیت سے تمسک چہوڑا اور اونسے
پہر گئے اور اونکی متابعت نکی تو پہر معانی قران کے کس سے سمجہین گے اور جبکہ اوسکے معانے نہ سمجہے
تو پہر عمل اوسپر کیونکر کرینگے فاین التمسک بالقران اور یہہ ہے باعث ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب عورات
پردہ نشینون سے الزام پاتے تہے اور اور لوگونکا بہی اعتراض اوٹہاتے تہے جیسا کہ باتفاق فریقین
ایک زن دیوانہ اور زن آبستن کے رجم کا کہ جنہونے خلیفہ صاحب کے روبرو زنا کا اقرار کیا تہا حکم دیا
جناب علیؑ نے فاروق صاحب کو منع کیا اور فرمایا کہ دیوانہ اور طفل پر حد جاری نہین اور زن آبستن اگرچہ

تو وہ مستحق رجم کے ہے لیکن اوسکے طفل نے کیا قصور کیا ہے پس حضرت عمر نے کہا کہ - لولا علی لہلک عمر - یعنی
اگر نہوتے علی تو ہلاک ہوتا عمر اور بہی ایک دفعہ حکم دیا رجم کرنے اوس عورت کا جو کہ چہہ مہینہ کا لڑکا جنی تہی
بتوہم اسکے کہ فرزند چہہ مہینہ کا نہیں ہوتا پس ضرور اسنے پیش از شوہر زنا کیا جناب علیؑ نے خلیفہ صاحب
کو اعلام کیا اور کہا کہ قرآن سے چہہ مہینہ کا لڑکا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہے اسواسطے کہ خدا تعالے ایک جگہہ
فرماتا ہے - والوالدات یرضعن اولادہن حولین کاملین - یعنی مائین دو سال تمام اپنی اولاد کو دودہ
پلاتی ہین اور دوسری جگہہ فرماتا ہے کہ - وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا - یعنی حمل اونکا اور دودہ چہوڑانا اونکا
تیس مہینہ مین پس دو سال تمام اور چار مہینہ مقابلہ دودہ دینے کے ہوتے ہین اور چہہ مہینہ واسطے حمل کے
حضرت عمر یہہ سنکر کمال منفعل ہوئے اور اپنے حکم سے پہر گئے اور ایسے ہی ایکبار حکم دیا کہ جو عورت اپنے
دختر کا مہر زیادہ لیگی اوسکو داخل بیت المال کرونگا ایک عورت گوشہ مسجد سے اوٹہی اور یہ آیہ پڑھا
ان آتیتم احدٰہن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا - اور کہا کہ اے خلیفہ صاحب تم منع کرتے ہو ہمکو اوس چیز سے
کہ جسکو خدا تعالے نے ہمارے واسطے قرآن مین حلال کیا ہے یہہ سنکر خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہر آدمی
فقیہ زیادہ ہے عمر سے تا اینکہ عورتین کہ جو حجلو مین بسر کرتی ہین اور روایت ابن ابی الحدید مین یہہ ہے
کہ حضرت عمر نے کہا کہ تعجب کرو اوس امام سے کہ خطا کرے اور اوس عورت سے جو صواب کہے اور
بہی جمع بین الصحیحین مین بیچ مسند عمار بن یاسر کے روایت کی ہے کہ ایک مرد خلیفہ صاحب کے پاس آیا
اور کہا کہ جب مین جنب ہون اور پانی نہ پاؤن تو کیا کرون کہا کہ نماز پڑہا اوسوقت عمار نے خلیفہ صاحب کو اونکی خطا پر آگاہ
کیا اور کہا کہ تیمم چاہیے کرنا غرض اسیطرح سے انکی بہت سی حکایتین ہین کہ جنسے یہ بات ثابت ہے کہ
حضرت فاروق کو قرآن یاد نہ تہا اور معین اسکے روایت امام مالک کی ہے ابن عمر سے کہ عمر ابن خطاب نے
بارہ برس مین سورہ بقر یاد کیا تہا اور اوسکے شکریہ مین ایک شتر نحر کیا پس ان سب روایات سے ظاہر ہے
کہ انحضرت کو علم قرآن کا حاصل نتہا چونکہ یہہ رسالہ گنجایش سب کے حال لکہنے کی نہین رکہتا اسواسطے
اس قدر پر اکتفا کی گئی الحاصل باعث ان سب خطا و ذلات کا انکے تخلف کرنا اہلبیت سے تہا جیسا کہ ہے
دلیل دوسری انکے عدم تمسک کی قرآن اور اہلبیت ؑ سے یہہ ہے کہ کنز العمال کے کتاب فتن کی فصل تا[illegible]

مین اور دیلمی نے کتاب فردوس الاخبار اور اوسکے منتخب مین بیچ باب یاکے جابر بن عبد اللہ سے نقل کی ہے
کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ روز قیامت پیش پروردگار تین چیزین شکایت کرین گی ایک مصحف کہ وہ
کہیگا کہ اے پروردگار مجھے ان لوگون نے جلایا اور ٹکرے ٹکرے اڑایا اور دوسرے عترتؑ یعنی کہ وہ استغاثہ
کرین گے کہ اے خدا ان لوگون نے ہمین قتل کیا ہم سے بیزار رہے اور بہاگتے رہے اور ہمین معطل وبیکار
کرکے گہرو مین بٹہلا دیا اور تیسرے مسجد کہ وہ فریاد کریگی کہ اے خداوند عالم مجھے خراب کیا او معطل کیا اور ضایع
وبرباد کیا پس اس سے عدم تمسک اس فرقہ کا قران کے ساتہ بہی ثابت ہوا اسواسطے کہ احراق قران خلیفہ ثالث
صاحب کے ہاتہہ سے ہوا جیسا کہ طرفین کی کتابون سے ثابت ہے اور تمسک کرنا فرقہ تشیع کا ثقلین کے ساتہ
قطع نظر اولہ سابقہ کے ایک یہہ بڑی دلیل ہے کہ خود علماے اہل تسنن اپنے صحائف ومجلدات مین
لکہہ گئے ہین اور تصریح کر گئے ہین کہ فرقہ تشیع کا مذہب اہلبیتؑ کا مذہب ہے نہ فرقہ اہل تسنن کا اور شیعہ
لوگ اپنے مسائل دینیہ مین متابعت اہلبیتؑ کی کرتے ہین دیکہو آمدی کہ ایک علماء معتبرین ومعتمدین سنی سے ہے
اپنی شرح مین اوسنے لکہا ہے کہ بیع امہات ولد کی جناب علی کے نزدیک جائز ہے اور سب شیعون کا
عمل اور مذہب اسی پر ہے اور ملا سعد الدین نے شرح اصول عضدیہ مین لکہا ہے کہ مذہب علیؑ کا جواز بیع امہات
ہے اور شیعہ اوس حضرت سے اس جواز کو نقل کرتے ہین اور یہہ ہی مذہب انکا ہے اور یہہ لوگ اوس جناب
کے مذہب کو بہتر جانتے ہین انتہی اور ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہے کہ ہم شک نہین
کرتے کہ حضرت علی گئے ہین احکام شرعیہ اور قضایاے واقعیہ مین طرف ایسی چیزونکے کہ مخالف ہین اونمین اقوال
صحابہ کے مثل قطع کرنے ہاتہہ چور کے وس اصابع سے اور بیع امہات اولاد وغیرہ کے انتہی اور بہی عبد الحق
دہلوی راس المحدثین نے شرح مشکوۃ مین بعد بیان کرنے روایت ایک رجل کے کہ جسنے عقد کیا
اور بے دخول کیئے مر گیا لکہا ہے کہ مذہب علیؑ کا اور اونکے اصحاب کا اور شیعون کا اس مسئلہ مین
یہہ ہے کہ مہر اس عورت کا نہین ہے بسبب عدم دخول کے مگر میراث اوسکے واسطے ہے اور ابن مسعود کے نزدیک
خلاف اسکا ہے اور مذہب ہمارا مذہب ابن مسعود کا ہے پس اس روایت سے ثابت ہوا کہ مذہب شیعون کا
مذہب اہلبیتؑ کا ہے اور مذہب اہل تسنن کا مذہب انکے غیر کا ہے پس شیعہ متمسک ہین قران اور اہلبیت سے

النفس وجان سے اور اہل تسنن مخالف ہین ان دونون سے پس مذہب اہلبیت علیہم السلام کا واجب القبول
ومقبول ہے اور غیر اس مذہب کے اور سب مذہب باطل والحق احق بالاتباع اب اس جگہہ ترجمہ رسالہ
یوحنا بن اسرائیلی کا مناسب مقام دیکھکر فقط اسواسطے نقل کیا جاتا ہے کہ جو کوئی دین محمدی اختیار
کرنا چاہے اور اور دین وملت سے اس دین مین آنا منظور کرے تو اسطرح تحقیق کرے جیسے کہ یوحنا نے
تحقیق کر کے مذہب حق کو اختیار کیا اور وہ یہ ہے کہ یوحنا لکھتا ہے کہ بعد حمد وصلوۃ کے ایسا کہتا ہے
یوحنا بن اسرائیل کہ جب ایزد تعالے نے مجھے مواہب دینیہ او رمطالب یقینیہ سے حصہ بخشا اور دروازہ
خزائن عقلیہ اور نقلیہ کا میری خاطر پر کہولا تو مین ہمیشہ بمقتضائے المومن فی دینیہ قیاس کر کے تجسس مذہب
حق کا کرتا تہا تا اینکہ دیکہا مین نے کہ ایک عالم اور اکثر بنی آدم مذاہب وادیان مین حیران وسرگردان ہین
بعض صابیہ ہین کہ دین شیث پیغمبر کا رکہتے ہین بعض مجوسیہ ہین کہ دین زردشت پر ہین بعض جہود ہین کہ
ملت موسی پر ہین بعض نصرانی ہین کہ مذہب عیسوی پر چلتے ہین بعض مسلمان ہین کہ دین محمدی رکہتے ہین بعض
بتون کو پوجتے ہین بعض ستارہ پرستی کرتے ہین بعض آفتاب کی پرستش کرتے ہین بعض آگ خدا کو جانتے ہین
اور اوسکی پرستش کرتے ہین بعض کہتے ہین کہ عالم قدیم ہے بعض حدوث کے قائل ہین بعض کہتے ہین کہ طبایع
فاعل ہین اور ہر ایک ان طوایف سے اسقدر باہمدگر اختلاف رکہتا ہے کہ حد وعد سے باہر ہے مین بیچارہ یہ دیکہکر
عاجز ہوا اور جد وجہد کی اور کتب سماویہ اور فلسفیہ کو پڑہا اور بہت سا اونکا مطالعہ کیا آخر اون سب کے
دیکہنے سے یہہ امر تحقیق ہوا کہ دین محمدی سب دینون مین حق ہے اور سب باطل پس دین اوس حضرت کا
قبول کیا اور جب مسلمان ہوا اور چاہا کہ اعتقادات اور عبادات اہل اسلام کی جانون تو سب مسلمانون کی
کتابون کو جمع کیا اور اونکا مطالعہ کیا اسقدر اختلاف دین محمدی مین دیکہا کہ اختلاف سابقہ سے بہی زیادہ تر اور
مشکل تر معلوم ہوا اسواسطے کہ بعض کہتے ہین کہ صفات الہی عین ذات الوہیت کے ہین بعض کہتے ہین کہ
اوسکی ذات پر زائد ہین بعض کہتے ہین کہ نہ عین ذات ہین نہ زاید بر ذات بعض کہتے ہین کہ نیک وبد سب
خدا سے ہے بعض کہتے ہین کہ سب بندون سے ہے بعض کہتے ہین کہ خدا تکلیف مالایطاق کرتا ہے یعنی
اوس چیز کی تکلیف دیتا ہے جو طاقت بشر سے باہر ہے بعض کہتے ہین کہ تکلیف مالایطاق نہین کرتا اسواسطے

کہ وہ محال ہے اور محال وہ نہین کرتا بعض کہتے ہین کہ خدا نے کفر کافرمین اور فسق فاسق مین پیدا کیا ہے
بعض کہتے ہین کہ کفر اور فسق سب اختیار بندے مین ہے بعض کہتے ہین کہ گمراہی اور ضلالت کہ عالم مین واقع
ہے سب خدا سے ہے بعض خدا کو اس سے منزہ جانتے ہین بعض کفر اور فسق اور دروغ کو پیغمبرون پر
جایز رکہتے ہین اور اسباب مین ایک کتاب لکہی ہے اور نام اوسکا تخطیۃ الانبیا رکہا ہے بعض خلیفہ بعد رسول اللہ
ابو بکر کو جانتے ہین اور بعض عباس کو اور بعض حضرت علیؑ کو بعض ابو بکر کو اور اوسکے اخلاف کو گمراہ جانتے
ہین بعض علیؑ کو منبر و ہیر ناسزا اور برا کہتے ہین بعض مسلمانون مین سے وضو مین پاون کو دہوتے ہین.
بعض مسح کرتے ہین بعض فاتحہ مین بسم اللہ پڑہتے ہین اور بعض نہین پڑہتے بعض نماز مین ہاتہ باندہتے
ہین بعض کہولتے ہین اور ہر ایک ان اہل مذاہب سے اتنا اختلاف رکہتے ہین کہ حد سے باہر ہے پس جب مینے اس اختلاف
کو دیکہا تو سر تحیر کا گریبان تفکر مین ڈالا اور نزدیک تہا کہ مسلمانی سے پشیمان ہون پہر مینے خیال کیا کہ شاید مین ہی
نہ سمجہا ہون اور میری دانست مین نہ آیا ہو ان مشکلات کو علما زمان سے پوچہون تا وہ حل کرین پس ارادہ
بغداد کا کیا کہ دار العلم تہا جب بصریہ مین کہ عمدہ مدرسہ تہا پہونچا تو دیکہا کہ چارون مذہب کے علما حاضر ہین مین انکی
مجلس درس مین آنکر بیٹہا اور کہا کہ اے مسلمانو مین ایک مرد نامسلمان تہا اور اب مسلمان ہوا ہون چاہتا ہون
کہ وضو کرون اور نماز پڑہون مگر نہین جانتا کہ کیونکر کرون تم قربتہ الی اللہ مجہے ارشاد کرو کہ یون کر پس علما امام
ابی حنیفہ کے مجہے اپنے طریقہ پر وضو اور نماز بتلائی مینے موہنہ طرف علما شافعیہ کے کیا اور کہا کہ تم بہی مجہے اسطرح
وضو اور نماز کی اجازت دیتے ہو اونہون نے کہا کہ نہین ہم تجہے اسطرح پر کہتے ہین اور دوسری طرح کا وضو اور
نماز سکہائی کہ جو اونکے طریقے پر راست اور درست تہی پہر مینے رخ کیا طرف علما مالکی المذہب کے اور اونسے
پوچہا کہ آیا تم بہی اسی طریقہ پر رخصت دیتے ہو اونہون نے کہا کہ ہم اسکی رخصت نہین دیتے بلکہ اسطرح چاہیے
کرنا اور اونہون نے اپنے طریقہ کی نماز اور وضو بتلایا اسیطرح حنبلیون نے کہا پس جب مینے یہہ حال علما کا دیکہا
کہ ایک دوسرے کے طریقے کو جایز نہین رکہتا اور باطل کرتا ہے تو اپنی نجات سے ناامید ہوا اور بغایت حیرانی اور
پریشانی دست و گریبان ہوئے چارون مذہب کے علما کیطرف موہنہ کیا اور کہا کہ مین تم سے یہہ توقع رکہتا ہون
کہ تم یہ بیان کرو کہ رسول خدا کسطرح وضو کرتے تہے اور کسطرح نماز پڑہتے تہے پس ہر ایک نے چارون اماموں مین سے کہا

کہ جسطرح ہم کرتے ہین اسیطرح رسول خدا بہی کرتے تہے مین نے اوسنے کہا کہ اے عزیز و عقل سے بہت دور ہے
کہ پیغمبر خدا نے چار مذہب پر عمل کیا ہو چونکہ شافعی بسم اللہ کو فاتحہ مین واجب جانتا ہے اور مالک مکروہ
تو لازم آیا کہ رسول خدا نے نقیضین پر عمل کیا ہو اور یہہ محال ہے بلکہ حق سب مین ایک ہوگا اور اور باطل
قولہ تعالی فماذا بعد الحق الا الضلال - پس متمنی توقع یہہ ہے کہ مجھے ایسے مذہب کیطرف ہدایت کرو کہ وہ مذہب رسول خدا
کا ہو حنفی المذہب نے کہا کہ اے یوحنا اگر تو اوس مذہب کو چاہتا ہے کہ جو اوپر قران اور حدیث نبی الن و جانکی رای راست
اور درست ہو تو وہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے کہ سب حق ہے مین نے کہا کہ مین ایسا ہی جانتا تہا لیکن کتب حنفیہ
کو دیکہا اور اونکا مطالعہ کیا او مین چند امور ایسے دیکھے کہ وہ عقل اور نقل سے باہر ہین انہون نے پوچہا کہ وہ
کونسے ہین کہا کہ اول یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص بول و غایط کرے اور اپنے تئین ہد ہووے اور وضو کر کر نماز پڑہے
تو وضو اور نماز اوسکی درست ہے دوسرے یہہ کہ ابو حنیفہ کے نزدیک پوست سگ مردہ و باغت کیا ہوا
پاک ہے اور اوسکو نماز مین پہن سکتا ہے حالانکہ یہہ مخالف ہے نص کلام اللہ کے اور نماز جنبر بحس مین نقص ہے
تیسرے یہہ کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر چور گیہون چراوے اور اوسکو پیسوا کر آٹا کرلے تو مالک گندم کا چور ہی
ہو جائیگا اور اگر صاحب گندم کا اوس آٹیکو چور سے مانگیگا تو دعوی اوسکا جہوٹا ہوگا یعنی اوسکو مطالبہ چور سے
آٹیکا صحیح نہوگا اور اگر اوس آٹیکو چور ندے اور صاحب گندم چور سے لڑے تو وہ صاحب گندم ظالم ہوگا اور
خون صاحب گندم کا چور کو مباح ہوگا اور اگر چور مارا جائیگا تو خداوند گندم کو اوسکے خون مین پکڑ لین گے ـــ
حالانکہ یہہ بہی مخالف ہے کتاب خدا کے کہ - ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل - چوتہے یہہ کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر دو شخصونکے
دو ہزار روپیہ چور چراوے اور پہر اونکو ملادے سب ملک چور کے ہو جائین گے پانچوین یہہ کہ ابو حنیفہ کہتا ہے
کہ اگر کوئی شخص لواطہ کرے تو اوسپر حد نہوگی بلکہ تعزیر کرینگے حالانکہ رسول خدا کی حدیث ہے کہ من عمل
عمل قوم لوط فاقتل الفاعل والمفعول - چھٹے یہہ کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر مسلمان جہودیکو قتل کرے مسلمان کو
اوسکے خون مین قتل کرینگے حالانکہ یہہ خلاف قران کے ہے - ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا - ساتوین
یہہ کہ ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر آزاد غلام کو قتل کرے تو اوسکے عوض آزاد کو مارین گے اور یہہ بہی خلاف نص ہے
کہ - الحر بالحر والعبد بالعبد - اور بہی ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص ماں سے یا بہن سے نکاح کرے اور جانکر

مان سے جماع کرے تو حد اوسپر نہوگی اسواسطے کہ یہہ عقد شبہ ہے اور یہہ بہی خلاف نص ہے کہ۔ الزانی والزانیۃ فاجلدوا کلواحد منہما مایۃ جلدۃ۔ اور بہی ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر مثلا زید پر چار گواہ زنا کی گواہی دین اگر زید اون گواہونکی تصدیق کرے تو حد اوسپر سے ساقط ہوجائیگی اور اگر اونکی تکذیب کرے تو حد اوسپر لازم ہوجائیگی اور بہی ابو حنیفہ کہتا ہے کہ جائز ہے کہ قاضی فاسق ہو اور اگر وہ خطا کرے اور حکم خلاف حکم خدا اور رسول کے دے تو حکم اوسکا باطل نہوگا اور بہی ابو حنیفہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص دعوی کرے کہ فلان عورت جورو میری ہے اور فلانیکی جورو نہین ہے اور دو گواہ جہوٹے قاضی کے پاس لاوے قاضی بحسب ظاہر حکم کردیگا اسیکی جورو ہونیکا اور یہہ عورت بگواہی دروغ اس شخص مدعی پر حلال ہوجائیگی ظاہر مین بہی اور باطن مین بہی اور اوپر شوہر اول پر کہ جسکے گہر مین تہی حرام ہوجائیگی ظاہر مین بہی اور باطن مین بہی اور ایسے ہی اگر کوئی عورت دعوے کرے کہ شوہر نے اوسکو طلاق دی اور گواہ لاوے قاضی بحسب ظاہر حکم کریگا کہ بتحقیق شوہر نے اوسکو طلاق دی پس وہ عورت شوہر پر حرام ہوجائیگی اور سب پر حلال اور گواہونپر بہی حلال ہوجائیگی اگرچہ عمداً گواہون نے جہوٹی گواہی دی ہو اور یہہ مخالف عقل اور نقل کے ہے یوحنا کہتا ہے کہ جب مین نے یہ باتین کہین تو دانشمندان جاہل مجہسے بدبر ہوے اور کہا کہ یہہ باتین اور اعتراض اہل بدعت کے ہین اور امام ابو حنیفہ مجتہد تہا اگر مجتہد خطا کرے تو اوسکو ایک اجر ہوتا ہے اور اگر صواب کرے تو دو اجر ہوتے ہین یوحنا نے کہا کہ اگر رافضی لوگ کہین کہ ہمنے اجتہاد کیا جنگ مین تین بار پس اگر خطا کی ہمنے تو ایک اجر ہوگا والا دو اجر تو پس جواب انکا کیا ہوگا جب یہ باتین درمیان آئین تو اطراف سے اور جوانب سے آوازین بلند ہوئین اور ایک عالم نے علماء شافعیہ مین سے مجہسے کہا کہ اے یوحنا اگر چاہتا ہے مذہب حق کو جو موافق کلام خدا اور حدیث رسول مجتبی کے ہو تو تو مذہب شافعی کا اختیار کر جب حنفی مذہب نے یہہ بات سنی تو تحمل نکرسکا اور کہا کہ اے شافعی مذہب امام تیرا کیا تحقیق رکہتا تہا اول یہہ کہ وہ کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اوس سے دختر پیدا ہو تو وہ شخص اس دختر سے عقد کرسکتا ہے اور وطی اوسکی اسپر حلال ہوگی بلکہ انہی بہنونسے بہی کہ جو زنا سے پیدا ہوئی ہون اگرچہ وہ بہنین پدر مادری ہون یعنی ایک مان باپ سے عقد اور وطی کرسکتا ہے اے شافعی تجہے شرم نہین آتی کہ تو ایسے مذہب کو کہ مانند مذہب کبر کے ہو اوسکو مذہب امام ابو حنیفہ سے بہتر کہتا ہے

پس شافعی نے کہا کہ اے حنفی المذہب تجھے شرم چاہیے کہ تیرا ابوحنیفہ دو مسئلا کہتا ہے کہ وہ دونون عقل و نقل دونون سے نزد
اور کسی مذہب و ملت پر راست و درست نہین آتے ایک اونمین سے یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص دختر باکرہ اپنی کو
ہندوستانمین کسی شخص کو دے اور وہ دختر روم مین ہو اور جب وہ شخص ہندوستان سے روم مین آوے
اور گہر مین داخل ہوا اور دیکہے کہ وہ عورت کہ جسکو باکرہ عقد مین لایا تہا چند فرزند رکہے او ر ایک شکم مین
رکہتی ہے اور وہ بیچارہ کہے کہ مین نے تو ہندمین اس عورت سے حالت بکر مین اسکے عقد کیا تہا اور کبہی اسکو
نہ دیکہا تہا اور ہاتہہ اسکو نہ لگایا تہا تو ابوحنیفہ کہتا ہے کہ یہہ فرزند اسی شخص کے ہو سکتے ہین شاید کہ فرشتگان نقال
نے وقت احتلام اُس منی کو اسکی لا کر اس عورت کے رحم مین رکہدیا ہو اور اوس نطفہ سے یہہ فرزند وجود مین آئی ہون
اور دوسرا مسئلہ یہہ ہے کہ اگر کوئی شخص غایب ہو جاوے اور اوسکی غیبوبت کو مدت گذر جاوے اور اوسکی
جورو سے کہین کہ شوہر تیرا مر گیا اور وہ عدہ وفات کا رکہے اور بعد عدہ کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور اس مرد ثانی
سے کئی بچے پیدا ہون اور من بعد یہہ دوسرا شوہر غایب ہو جاوے اور شوہر اول پیدا ہو تو یہہ سب فرزند شوہر
اول کے ہونگے اور اوسکی میراث لینگے اور یہ اونکی میراث لیگا اور اس شوہر دوم کو کہ باپ ان فرزندونکا ہے
اپنے ان فرزندون مین کچہہ حق نہوگا یوحنا کہتا ہے کہ جب شافعی نے یہ بات کہی تو دونون آپسمین لڑنے لگے اور کار بجدال
منتہی ہوا مین نے کہا کہ اے عزیزو مین واللہ دونون مذہبون سے بیزار ہوا اور کسیکو ان دونومین سے اختیار
نہین کرتا تم آپسمین جنگ و جدل نکرو پس مالکی المذہب نے میری طرف توجہ کی اور کہا کہ اے یوحنا ابوحنیفہ اور شافعی
جو کہتے ہین قیاس سے کہتے ہین امام مالک نے اپنا مذہب نص اور روایت سے ثابت کیا ہے پس اگر تو اس مذہب کو اختیار کریگا
تو حق کو اختیار کریگا جب مالکی نے یہ بات کہی تو حنفی معارض ہوا اور کہا کہ اگرچہ مالک قیاس اور اجتہاد نہین کرتا مگر اوسکے
مذہب مین بہت سی ایسی چیزین ہین کہ جو مخالف ہین قرآن اور احادیث خیر الانام کے جیسا کہ سگ بچہ کہانے کو
اور وطی حرام کو حلال جانتا ہے اعوذ باللہ کو نماز مین منع کرتا ہے بسم اللہ کو فاتحہ مین مکروہ جانتا ہے تشہد آخر کو نماز مین
اور صلوۃ کو تشہد مین واجب نہین جانتا اور یہہ سب مخالف کتاب خدا اور سنت رسول اللہ کے ہے مالکی المذہب نے جو یہہ سنا تو
غضبناک ہوا اور کہا کہ اگرچہ یہہ مالک کے نزدیک ہے مگر ابوحنیفہ اس سے غریب تر اور عجیب تر کہتا ہے کہ غسل جنابت اور
وضو نبیذ کے کرنے نجاست آدمی کو پیشانی پر رکہنے وقت سجدہ کے سورہ فاتحہ کو فارسی مین پڑہ لے بعد فاتحہ کے

آمین کہے اور بقدر رسانس لینے کے سر سجدے سے اُٹھالے پہلے سلام کے اگر گوز عمداً مارے تو نماز درست ہے اور جو خطا
سے یاد دے تو نماز باطل ہے پس جو شخص خدا کے اسطرح پر پرستش کرے اوسکو کچھ تحقیق نہین پس بابین حنفیے
اور مالکی کے نزاع ہونے لگی کہ حاضرین مجلس دونون مذہبون سے بیزار ہوگئے پھر حنبلی میری طرف مخاطب ہوا
اور کہا کہ اے یوحنا تو ملول اور غمگین نہ ہو کہ مین تجھے ایسے مذہب کیطرف دلالت کرتا ہون کہ نہایت پاکی اور نہایت
پاکیزگی مین ہو اور وہ مذہب احمد حنبل کا ہے مالکی المذہب نے جو یہہ سنا تو زور ترش ہوا اور کہا کہ ای حنبلی امام تیرا
شاگرد ہے امام شافعی کا اور امام شافعی شاگرد ہے امام مالک کا تو تجھے نہین پہونچتا کہ تو مذہب احمد حنبل کو ہمارے
مذہب پر غالب جانے باوجود اسکے کہ تیرے امام نے کئی جگہ خطا کی ہین ایک یہہ کہ وہ کہتا ہے کہ خدائے تعالے جسم ہے
اور عرش پر بیٹھتا ہے اور عرش سے چار انگشت ملبند ہے اور ہر شب آدینہ باعہاے مساجد پر بشکل امرد نعلین
مروارید پہنے ہوے گدہے پر سوار اُترتا ہے اور اوس شب کو احوز خدا کے گدہے کے واسطے مسجدونکے کوٹھون پر
جمع کرتے ہین اور اوسمین جو ڈالدیتے ہین تا گدہا خدا کا اوسی کو کہاوے اور اوڑ کہتا ہے کہ پوست سور کا دباغت
سے پاک ہوتا ہے اوسپر نماز پڑھ سکتے ہین پس جو شخص ایسے مقال اور ایسا حال رکھتا ہو تو کیونکر ایسے مذہب پر
عمل کیا جاوے غرضکہ چارون مذہبون مین نزاع واقع ہوے اور قیل وقال بڑہے اور ایک دوسری کی تذلیل
کرنے لگا جب مین نے یہہ حال دیکھا تو کہا کہ اے عزیز واللہ تمہاری باتین دین اسلام مین شکوک التی ہین اسواسطے کہ
کمال رسوائی ہے کہ دین محمدی اس صفت پر ہو اب مین تم سے ایک مطلب رکھتا ہون اور قسم دیتا ہون خدائے عزوجل کی
کہ تم یہہ کہو کہ سوائے ان چار مذہبون کے مسلمان اور بھی کوئی مذہب رکھتے ہین کہا کہ ہان ایک مذہب رافضیون کا ہے
مگر وہ بہت قلیل ہے اور ضعیف اور باطل یوحنا کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ قلت انکی دلیل انکے بطلان کی نہین
ہوسکتی اور تمہاری دلیل تمہاری حقیقت کی نہین ہوسکتی اسواسطے کہ مین نے تمہارے قران مین اکثر جگہ
مدح قلیل کی اور مذمت کثیر کی دیکھی ہے چنانچہ قلیل من عبادی الشکور وقلیل ممن انجینا منہم یہ تو مدح قلیل کی ہے
اور ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ وماکان اکثرہم مومنین ولاتجد اکثرہم شاکرین وکم من فئۃ قلیلۃ
غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ وغیرہ کہ یہہ مذمت کثیر کی ہے پس اونکی قلت اور تمہاری کثرت دلیل بطلان اور حقیت
کی نہین ہوسکتی بالفعل ہمہ تن ہے تو قع یہہ کہتا ہون کہ تم کسیکو اونمین سے یہان بلاؤ تا مین انسے سنو کہ وہ کیا کہتے ہین

علمانے کہا کہ اومین اتنی جرات کہان ہے کہ اپنے تئین ظاہر کرین یا کسی مجلس مین بیٹھین اسواسطے کہ ہمنے حکم اونکے قتل
کا دے رکہا ہے کہ وہ واجب القتل ہین یوحنا کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ تم انکو کیون واجب القتل جانتے ہو کیا یہہ
یگانگی خدا کا اقرار نہین کرتے کہا ہان رکھتے ہین مین نے کہا کہ پہر کیا صراط اور حساب اور میزان اور حشر اور
سوال قبر کا اقرار نہین وہ کہتے کہا ہان رکھتے ہین مین نے کہا کہ پہر کیا شراب اور زنا اور لواطہ اور فسق و فجور کو
مباح جانتے ہین کہا نہین مباح نہین جانتے پس یوحنا نے کہا کہ مین نے کہا کہ عجب حال ہے کہ جو جماعت خدا کو یگانہ
اور محمد کو پیغمبر جانے اور قیامت اور حشر و نشر اور صراط اور میزان اور بہشت اور دوزخ اور جمیع ضروریات
دین کا کہ جس چیز و نکی خبر پیغمبر نے دی اقرار کرین اور شراب اور زنا اور فسق اور ربا اور خون ناحق اور مال ناحق
کو حرام جانین اور اوس سے پرہیز کرین وہ واجب القتل کیونکر ہوئے یہ امر تمہاری مسلمانی سے دور اور انصاف
سے بعید ہے علمانے کہا کہ یہ لوگ بد اعتقاد ہین کہ کہتے ہین کہ بندے کو طاعت اور معصیت مین اختیار ہے
اور خدا تعالے ظلم اور شرک اور کفر کو نہین چاہتا اور اوسکے ارادے سے واقع نہین ہوتا اور جو بدی ہے
وہ بندہ سے ہے نہ خدا سے یوحنا کہتا ہے کہ واللہ یہ اعتقاد مجہے خوب معلوم ہوتا ہے اور یہی چاہیے اسواسطے
کہ اگر خدا ہم سے بدیون کو چاہے تو پہر شیطان سے اعوذ باللہ کیون چاہیے کہنا بلکہ خدا سے اعوذ چاہیے کہنا
دوسرے یہ کہ اگر خدا کفر اور فسق اور ظلم اور معصیت بندون سے چاہے تو پہر کیون قیامت کے دن ظالم اور
فاسق اور کافر کو عذاب کرے کیونکہ جو خدا نے چاہا وہی بندہ نے کیا دوسرے لازم اتا ہے کہ خدا ہی نے
چاہا کہ شیطان آدمیون کو گمراہ کرے اور فریب دے پس شیطان نے چاہا ہوا خدا کا کیا جو کچہ کیا بلکہ چاہیے
کہ خدا ہی نے شیطان کو گمراہ کیا ہو اور کافرون کو کافر اور عاصیون اور فاسقون نے مراد خدا پر عمل کیا ہو پس خدا
کو ان لوگون پر کوئی حجت نہو اب تم ہی اپنے دلمین خیال کرو کہ کوئی عقلمند اس بات کو روا رکہتا ہے
کہ پروردگار حکیم علیم بندے کو پیدا کرے اور اوسے کچہ اختیار نہ دے اوسکے کامون مین اور چاہے کہ بندہ کا
ہو اور بندہ جسکو دفع کفر پر قدرت نہو اور جبکہ بغیر اپنے اختیار کے کافر ہو تو اوسکو جہنم مین داخل کرے
اور ہات انواع عقوبات کے عذاب کرے سبحان اللہ اگر کوئی شخص ایسے کام کی نسبت کسی ادنی
مخلوق کیطرف کرے تو اوسکو ملامت کرین تو پس کیونکر خدائے علیم و حکیم کیطرف اسکی نسبت کرنا جایز ا[illegible]

روا ہو اور یہہ کام مثل اسکے ہے کہ ایک شخص لڑکے کے ہاتھہ اور پاؤن باندہ کر پانی مین ڈالدے اور جب اوسکی کپڑے بہیگ جائین تو اوسکو مارے کہ تو نے کپڑے کیون بہگوے اور کیونکر ہو سکے کہ خدا بندے کو ایمان سے روگردان کرے اور پہر کہے کہ۔ انی تؤفکون۔ تم ایمان سے کیون پہر گئے اور آپ ہی اسنے حق کو ساتھ باطل کے پوشیدہ کروائے اور پہر آپ ہی کہے کہ لم تلبسوا الحق بالباطل۔ تمنے حق کو ساتھ باطل کے کیون چہپایا اور آپ ہی بندون کو ایمان سے پہیر دے اور پہر آپہی کہے کہ۔ ماذا علیہم لو امنوا باللہ و الیوم الاخر۔ اور کیونکر جایز اور روا ہو کہ آپ ہی بندون کو راہ سے پہیر دے اور پہر آپ ہی فرمائے کہ۔ فاین تذہبون۔ کہان جاتے ہو تم اور آپ ہی انکو بے اختیار دین خدا سے باز رکہے اور آپ ہی کہے کہ۔ فما لہم عن التذکرۃ معرضین قران مجید مین خدائے تعالے نے بہت سی آیہ ایسی بہیجی ہین کہ وہ صراحۃً دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ بندیکو طاعت اور معصیت مین اختیار دیا ہے از انجملہ۔ من عمل صالحا فلنفسہ و من اساء فعلیہا۔ یعنی جس شخص نے عمل کیا نیک پس واسطے نفس اپنے کے ہے اور جس شخص نے عمل کیا برا پس ضرر اوسکا اوپر نفس اوسکے کے ہے۔ دوسرے یہہ کہ سرزنش کی ہے خدا نے اون لوگون کو جنہون نے کہا کہ اگر خدا چاہتا کہ ہم مشرک نہون تو ہم مشرک نہ ہوتے اور ترک ایمان ہمارا خواستہ خدا ہے جیسا کہ فرمایا کہ۔ سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا اباؤنا ولا حرمنا من شیء۔ یعنی نزدیک ہے کہ کہین شرک لانیوالے کہ اگر چاہتا خدا تو نہ شرک کرتے ہم اور نہ آبا ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم ساتھ کسی چیز کے۔ کذلک کذب الذین من قبلہم حتی ذاقوا باسنا قل ہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون۔ یعنی ایسی ہی تکذیب کی تہی اون لوگون نے کہ جو پہلے تم سے تہے تا اینکہ چکہا عذاب کو پس کہو اے محمدؐ آیا نزدیک تمہارے کوئی علم ساتھ اس بات کے ہے پس نکالو اور ظاہر کرو اوسکو ہمارے واسطے نہین ہے مگر یہہ کہ جہوٹ بولتے ہو تم پس جب کہ خدا نے ایسا فرمایا ہے تو یہہ یقین معلوم ہوا ہمین کہ خدا شرک نہین چاہتا پس اس بات پر رافضیون کو کیون واجب القتل جانتے ہو علما نے کہا کہ ہم رافضیون کو اسواسطے واجب القتل جانتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ رسول خدا نے علی ابن ابیطالب پر نص کی کہ خلیفہ وہ ہو اور اوسکو خلیفہ اور قایم مقام پیغمبر کا جانتے ہین اور ابو بکر کو خلیفہ نہین جانتے پوچہا کہ میں نے کہا کہ تم سب امام فخر الدین رازی اور صاحب تفسیر التنزیل کے باب مین کیا کہتے

علما نے کہا کہ وہ اکابر علما ہمارے سے ہے یوحنا نے کہا کہ تم اوسکے روایت کو قبول کرتے ہو کہا کیون نہین قبول کرتے
یوحنا نے کہا کہ معالم التنزیل مین بیچ تفسیر - انذر عشیرتک الاقربین کے بیان کیا ہے کہ رسول خدا نے یوم الدار
جو بنی عبد المطلب کے مہمانی کی تو اونسے کہا - قد جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ فایکم یوازرنی علیہ - یعنی اے فرزندان
عبد المطلب آیا ہون مین تمہارے پاس ساتھ خیر دنیا اور آخرت کے پس کونسا ہے تم مین سے کہ میری
یاری اور مدد کرے اوس کام مین اور وزیر اور خلیفہ ہو میرا بعد میرے پس حضرت علیؑ نے کہا کہ مین -
یارسول اللہ آپنے فرمایا کہ - انت اخی و خلیفتی من بعدی - یعنی تو بہائی میرا اور خلیفہ میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا ہے
بعد میرے پس جب کہ عالم تمہارا کہ مرجع تمام علما تمہارا ہے ایسی روایت کو بیان کرے تو پہر تم کیونکر کہتے ہو
کہ رافضی واجب القتل ہین اور بہی احمد حنبل کہ ایک ائمہ اربعہ تمہارے سے ہے اپنی مسند مین لکہتا ہے کہ سلمان فارسی
نے رسول خداؐ سے پوچہا کہ وصی آپکا کون ہے فرمایا کہ وصی میرے بہائی موسی کا کون تہا عرض کی یوشع ابن نون
فرمایا کہ پس وصی میرا اور وارث میرا کہ بعد میرے میرے دین کو نگاہ رکہے اور وعدے میرے امت کو پہونچائے
وہ علی ابن طالب ہے پہر یوحنا نے کہا کہ مین نے تمہاری کتابون مین بہت دیکہا ہے کہ حدیث غدیر خم کو نقل کیا ہے
از انجملہ مسند احمد حنبل ہے پس رافضی اس قول پر واجب القتل نہین ہو سکتے دوسرے علما نے کہا کہ ہم
اس روایت کی تاویل کرتے ہین اسواسطے کہ اجماع منعقد ہوا ہے صحت خلافت ابوبکر پر یوحنا نے کہا کہ رافضی
تمہارے اجماع کو منعقد اور مسلم نہین جانتے بلکہ کہتے ہین کہ بیعت ابوبکر کی کسی کے اختیار سے نہین ہوئی اسواسطے
کہ عمر نے برسر منبر کہا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ - یعنی بیعت ابوبکر کی ناگہانی
اور بے اصل تہی خدا نے شر اوسکا دفع کیا پس جو شخص کہ بار دیگر ایسا کریگا اوسکو قتل کرو اور دلیل ہے
اسپر کہ خلافت ابوبکر کی بے بنیاد اور بے اصل ہے پس جب ایسا ہو تو امامت ابوبکر وغیرہ کی منتکوک شبہہ
اور غیر صحیح ہوئی اور بہی صحیح بخاری مین بچند طریق روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہؐ نے ابوبکر سے اپنے
باپ کی میراث طلب کی اور ابوبکر نے اوسکو نہ دی اور اس سبب سے فاطمہ غضبناک ہوئین ابوبکر پر اور
بعد اوسکے جب تک زندہ رہین ابوبکر سے بات نہ کی اور وصیت کی امیر المومنین کو کہ مجہے شب کو دفن کرنا تاکہ یہہ لوگ
میرے جنازے پر آنے نہ پاوین اور حضرت علی نے اونکو شب ہی کو دفن کیا اور کسیکو خبر نہ کی آیا یہ امر تمہارے نزدیک

بھی ثابت ہے یا نہین علمانے کہا کہ ہان یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم مین ایساہی ہے اور اس سے زیادہ بھی ہے
پس یوحنا نے کہا کہ اے عزیزو تو پس تمہین رافضی چاہیے کہنا کہ تم کہتے ہو کہ ابوبکر نے فاطمہ دختر رسول کو آزردہ کیا
پس رسول خدا کو آزردہ کیا اور حالانکہ قران مجید مین وارد ہے کہ جسنے رسول خدا کو آزردہ کیا وہ کافر ہے اور
جیسا کہ فرمایا کہ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا جب علمانے
یہ بات سنی تو سب برہم ہوئے اور چاہا کہ اس بات کو اصلاح مین لاوین مگر اصلاح مین نہ لاسکے کمال مضطر ہوئے اور اس بات سے
اونکو تہین دوسری بات مین ڈالا اور کہا کہ روافض ان باتون سے حجت پکڑتے ہین اور ہم یقیناً جانتے ہین کہ علمار
ماضیہ اور علمار گذشتہ ابوبکر اور عمر سے مخالفت نرکھتے تھے اور اونکے صحت خلافت مین باہمدگر متابعت کرتے تھے
اور ہم انکی پیروی کرتے ہین کہ یہ اصحاب رسول خدا کے تھے اور اوس جناب کے ساتھ اکثر جہاد کیا اگر خدا کو
یہ معلوم ہوتا کہ انسے بدی صادر ہوگی تو اپنے رسول کو خبر کرتا اور رسول خدا انکو نیست و نابود کرتے اور جبکہ ایسا نہو
تو معلوم ہوا کہ یہہ سب جھوٹی باتین ہین اور اصل یہہ ہے کہ سب صحابہ رسول ناجی ہین اور رستگار یوحنا نے کہا تم نے
خوب فرمایا لیکن یہ لازم نہین ہے بلکہ یہ ہوسکتا ہے کہ حال حیات رسول مین نیک ہون اور بعد وفات رسول بد ہوگئے
ہون اور اوسیہی حالت اصلی اولا پر رجوع کی ہو اسواسطے کہ مین نے تمہاری صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین دیکھا ہے
کہ رسول خدا نے فرمایا کہ بروز قیامت مین حوض کوثر پر ہونگا اور ایک گروہ اصحاب کے میرے پاس آئے کہ مین چاہونگا
کہ اونکو پانی دون کہ فرشتے اونکو اوٹھا لیجاوین گے طرف اصحاب شمال کے مین اوسوقت فریاد کرونگا اور کہونگا کہ
پروردگار یہہ اصحاب اور یار میرے ہین خطاب پہونچیگا جانب رب الارباب سے کہ اے محمد تو نہین جانتا کہ انہون
نے بعد تیرے کیا کیا ہے اوسیہی روز کہ تو نے وفات پائی یہ لوگ تیرے دین سے پھر گئے پس خداوند عالم سب کو
جہنم مین بھیجدیگا اب مین تم سے پوچھتا ہون کہ یہ صحابہ کون ہین جب مین نے یہ کہا تو سبنے سر جھکا لیا اور فکر مین گئے
اور ایکنے ان مین کہا کہ واللہ حق ظاہر ہوا اور حق طرف رافضیونکے ہے اور ہم نہین جانتے کہ کیا سبب ہے کہ ائمہ اور
علمار امصار ہمارے جمع ہوئے انکے بطلان مذہب پر اور اتفاق کیا انکے لعن و طعن پر پس یوحنا نے کہا کہ ہان
مین بھی نہین جانتا کہ کیون علمانے اجماع کیا اوپر طعن اس مذہب کے اور انکو واجب القتل جانا علمانے کہا کہ اگر
کوئی دلیل اسکی بیان کرے تو ہم اور تو انکا دین و ملت اختیار کرین یوحنا نے کہا کہ اے عزیزو ہمین کوئی کلام نہین

اور رافضی کہتے ہین کہ خلافت اور بیعت درست نہین بلکہ صحت خلافت ساتہ نص رسول خدا کے ہے اور چاہیے کہ خلافت
دوام ہلو و خلفاے بنی عباس نے تین سو برس خلافت کی اور ممالک اسلام مین بادشاہ رہے حالانکہ رسول خدا نے
کسی پر انمین سے نص نہین کی تہی اور کوئی انمین سے معصوم بہی نہ تہا پس اگر مذہب رافضیون کا صحیح
رکہتے اور اوسپر عمل کرتے تو لازم تہا انکو کہ اپنے تئین خلافت سے معزول کرتے اور فرزندان امیر المومنین
کو خلافت سپرد کر دیتے مگر یہہ امر انپر بہت دشوار اور مشکل تہا خصوص جس صورت مین کہ ایک نے ان خلفا مین سے
اپنے باپ کو خلافت کیواسطے قتل کیا ہو اور روم کو اپنی بیعت کیواسطے دعوت کیا ہو اوس دستور پر کہ صدر
اول مین صحابہ نے علی ابن ابیطالب سے بیعت نکی اور ابوبکر سے بیعت کر لی اور چونکہ یہہ بادشاہ تہے تو بیعت
درست ہوگئی اور علما اور فضلا اور قضات اور مفتی اور واعظون نے بنا بر حب جاہ اور منصب دنیا کے ان
روایات کو پس پشت ڈالکر اور نہ سنا ہو اگردان کر دلیل و حجت صحت خلافت ابوبکر پر برانگیختہ اور قایم کیے اور
عوام الناس کو انکی بیعت کیطرف رغبت دلائی اور انکی دعوت کیطرف راغب اور انکی بیعت کیطرف مایل کیا
اور اسیطرح پر فرزندون نے متابعت اپنے باپونکی کی اور اسیہی نہج پر خلف سلف سے تعصب اور عناد
اور تصلب کو میراث لیگئے اور نہین تو حق ظاہر ہے اور آپ ہی انہون نے اپنی کتاب مین لکہا ہے اور کچہ
شک نہین کہ عاقل اور بالغ پر واجب ہے کہ اپنے دین مین جستجو کرے اور کسی کی اسمین تقلید نکرے
کہ خداے تعالے نے قران اور سب کتب سماویہ مین تقلید کی مذمت کی ہے اور خبر دی ہے اسکی کہ جو کوئی گمراہ
ہوا وہ بسبب تقلید کے ہوا ہے پس تم ہی فکر کرو کہ حق کیا ہے یوحنا نے جب یہہ بات کہے تو سبنے کہا کہ اے
یوحنا تو ہم سے راہ پانے آیا تہا مگر در حقیقت تو نے ہمکو راہ دکہلائی اور ہدایت اور ضلالت اور گمراہی میں
سے نکالا اور حق یہہ ہے جو تو کہتا ہے اور خدا ہمپر گواہ ہے کہ ہم اسسے کبہی عدول نکرین گے اور اس سے
نہ پہرین گے — والحق احق بالاتباع والسلام علی من اتبع الہدے — تمام ہوا رسالہ یوحنا کا اب جاننا چاہیے
کہ غرض عاصی نقل کرنے سے اس رسالہ کے فقط یہ ہے کہ جو کوئی شخص دین محمدی کو اختیار کرنا چاہے
تو اوسکو لازم ہے کہ اسیطرح کی تحقیق کرکے دین حق کو پیدا کرے اب واضح ہو کہ یہہ احقر العباد بعد تمام ا...
تمہید چند تمیز نصیحت خیز کے عنان توجہ طرف جواب رسالہ ہدایت المبتدعین کے منعطف کرتا ہے

بعض ناواقف جب ایسے شخص کو دیکھتے ہین کہ ایسی چیزونسے کہ جنکی شرع مین کچھ اصل نہین منع کرتا ہے تو
کہتے ہین کہ یہ وہابی ہے اسکی بات ماننا نہ چاہیے اھ اقول صاحب رسالہ بسبب اسکے کہ یہ مذہب حادث
و جدید ہے اپنے تئین اس زمرہ سے بچاتے ہین حالانکہ یہ امر بہت دشوار بلکہ محال ہے اسواسطے کہ عند العقلا
مقرر و معہود ہے کہ جو شخص کسی شخص کا معتقد اور اوسکے افعال و اقوال کا پابند اور اوسکے طریق کا سالک
اور اوسکے مسلک کا مروج اور اوسکے قوانین کا معین ہوتا ہے اوسکو اوسی کیطرف منسوب کرتے ہین اور یہی
سبب ہے کہ چونکہ شیعیان اہلبیت مطیع فرمان واجب الاذعان اہلبیت نبی الانس و جان ہین اور ائمہ اثنی عشر
کے تابع احکام تو اونکو امامیہ اور اثنی عشریہ کہتے ہین اور جو لوگ فرقہ تسنن سے امام ابوحنیفہ کے تابع اور
مقلد ہین اونکو حنفیہ کہتے ہین فعلی ہذا تم لوگ تابع ہوا اپنے دین و آئین مین عبد الوہاب کے اور اوسکے طریقہ
مخترعہ اور مسائل موضوعہ کے پابند اور مذہب جدیدہ کی ترویج اور تشہیر مین ساعی و سرگرم ہو اسواسطے
تمکو وہابی کہتے ہین اب تم ہرچند اپنے تئین اس لقب مبارک سے بچاؤ مگر بچ نہین سکتے اور یہہ جو لکھا ہے
کہ جب کسی شخص کو دیکھتے ہین الخ یہہ بات غلط ہے بلکہ وہابی اوسی شخص کو کہتے ہین کہ جو منع کرتا ہے اون چیزونکو
کہ جو نزد فرقہ اہل تسنن شرع مین جایز اور مباح ہین جیسا کہ آگے آویگا قال صاحب الرسالہ سو اس باب مین بھی
مختصر تقریر بیان کیجاتی ہے اوسکو بگوش ہوش سننا چاہیے تفصیل اسکی بطریق اجمال یہہ ہے کہ ہم لوگ
جو ان چیزونسے منع کرتے ہین سو اسواسطے کہ احادیث مین بدعت کی بہت برائی آئی ہے حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار - اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ من احدث
فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد - اور یہہ بھی فرمایا - لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا
ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین - روایت کیا ہے اسکو
بیہقی اور ابن ماجہ نے خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالی قبول نہین کرتا بدعتی کی نماز اور روزہ اور حج اور
فرض اور نفل اور نکل جاتا ہے اسلام سے جیسا کہ نکل جاتا ہے بال خمیر مین سے اور مشکوۃ شریف مین ہے -
من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام - کہ بدعتی کی جسنے تعظیم کی گویا اوسنے مدد کی اوپر
ڈھانے اسلام کے جب یہہ بات بیان ہوچکی تو اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ اصل مذہب اہل سنت یہی ہے

کہ آدمی طریق آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام اور سلف صالح کو اختیار کرے اور بدعت سے مجتنب
ہووے حضرت غوث الاعظم نے بھی یہی فرمایا ہے وہابی مذہب والون کو اسمین کچہ دخل نہین ہم کتب احادیث اور کتب
علمائے کبار سے ایسی چیزونکی مخالفت ثابت کرتے ہین کہ اہل بدعت بہی اونکو اپنا پیشوا سمجھتے ہین جاہلون کا
قاعدہ ہے کہ جو شخص تابع سنت ہوا اوسکو وہابی کہتے ہین گور پرستون اور تعزیہ پرستون نے یہ بات
نکالی ہے اہ اقول مخفی نرہے کہ مقتضائے مقام یہہ ہے کہ اولا معنی بدعت کے موافق اور مطابق دونو
فرقون کے بیان کیے جائین من بعد جو جو حسن و قبح اوسپر مترتب اور متفرع ہون گوش گذار صاحبان عقل
و تمیز کے کیئے جائین لہذا اولا معنی بدعت کے اور طریق مذہب مبتدعین کے بیان ہوتے ہین پہر بعد اسکے
معانی اوسکے اور طریقہ وہابیہ کے بیان کیے جائین گے واضح ہو کہ بنابر اصلاح فرقہ اول جو چیز کہ بعد زمانہ
رسول ہدے کے حادث ہوا اور اوسکا حکم بالتصریح شرع مین پایا نجائے اور کسی اصل کے تحت مین داخل نہو
اوسکو بدعت کہتے ہین اور وہ دو قسم پر ہے حسنہ اور سیئہ پس اس تعریف کا حسن تو یہہ ہے کہ وہ لوگ کہ
جنہون نے زمانہ رسول خدا مین احکامات خدا اور رسول کو رد کیا اور اپنے احکام خلاف اونکے حکمونکے جاری
کیے زمرہ بدعتیون سے خارج ہوئے اور علماء اس فرقہ نے قید بعدیۃ وغیرہ کے تعریف بدعت مین فقط واسطے
اخراج خلفاء راشدین کے اس تعریف سے لگائی ہے والا اگر یہ قید نہ ہوتی تو خلفا بہی زمرہ بدعتیون مین داخل ہوجاتے
بلکہ یہہ سر بکر انکا نام رکہا جاتا اسواسطے کہ آنحضرات نے تو اکثر حکم خدا اور رسول کو رد کیا اور بدعت فقط عبارت
ہی ایجاد امر سے دین مین کہ جسکا حکم بہ تصریح شرع مین پایا نہجاتا ہو نہ یہہ کہ جس امر کا حکم کرنے یا نکرنے کا جانب خدا
اور رسول سے صادر ہوا ہو اوسکو رد کرے اور خلاف اوسکا عمل مین لاوے جیسا کہ رسول خدا نے خلفا کو
حکم دیا کہ تم لشکر اسامہ مین داخل ہوکر اوسکے سات جہاد پر جاؤ اور اس حکم کو موکد بلعن کیا کہ لعن اللہ من تخلف
عن جیش اسامہ یعنی لعنت خدا کی اوس شخص پر کہ جو تخلف کرے جیش اسامہ سے یعنی اوسکے سات نجائے
اور اوس سے پہر آگئے اور یہہ حضرات اوس سے پہر آئے اور لشکر کے سات نہ گئے اور رد کیا حکم رسول بلکہ
حکم خدا کو اسواسطے کہ رسول خدا بے حکم خدا کسی امر کا حکم نہ دیتے تہے کہ وما ینطق عن الہوا ان ہو الا وحی یوحی
سے ثابت ہے جیسا کہ رئیس المتکلمین ابو الحسن محمد شہرستانی نے کتاب ملل و نحل مین اسکی تصریح کی ہے اور سید شریف نے

آمدی سے کہ امام و پیشوا انکا ہے شرح مواقف مین اور اورون نے حال انصاف جو نکے بہر آنکا لکہا ہے اور جیسے
کہ رسول ہدی نے انکو حکم دیا کہ۔ ہلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی۔ یعنی آؤ تم تا واسطے تمہارے لکہون ایک
ایسا نوشتہ کہ بعد میرے ہرگز ضلالت اور گمراہی مین نہ پڑو یہ روایت تو موافق صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور
جمع بین الصحیحین اور مشکات کے ہے اور شرح مواقف مین بجائے ہلموا کے ائتونی بقرطاس ہے یعنی لاؤ تم کاغذ اور
صاحب ملل و نحل نے ایتونی بدوات و قرطاس لکہا ہے یعنی دوات و کاغذ لاؤ اور ابن ابی الحدید نے بروایت
ابو جعفر اپنے اوستاد کے بدوات و کتف لکہا ہے یعنی لاؤ دوات اور شانہ مگر مآل سب کا ایک ہے جیسے
پس خلیفہ ثانی نے اس حکم کو رد کیا اور کہا۔ ان ہذا الرجل لیہجر حسبکم کتاب اللہ۔ یعنی یہہ شخص ہذیان کہتا ہے کافی ہے
تمکو کتاب خدا یہہ تو موافق روایت احمد حنبل اور صحیح مسلم اور مشکات اور حمیدی وغیرہ کے ہے مگر بعض روایت مین لفظ
یہجر کا اور بعض مین لفظ ہجر کا واقع ہے اور لغت عرب مین جسوقت چاہتے ہین کہ بیمار کے ہذیان کہنے سے خبر دین تو
کہتے ہین ہجر و یہجر اور روایت بخاری مین اسطرح ہے کہ عمر ابن خطاب نے کہا۔ قد غلب علیہ الوجع۔ درد نے رسول خدا
پر غلبہ کیا ہے کلام انکا اعتبار نہین رکہتا یہہ سنکر جناب رسول خدا غصہ ہوے اور فرمایا کہ انکو نکال دو اور آخر اپنے
پاس سے انکو نکلوا دیا غرض۔ کہ حکم رسول کو رد کیا اور بہی خلیفہ ثانی صاحب نے خمس غنیمت کو کہ بنص خدا اور رسول
حق آل اور اقربائے رسول کا تہا انکو اسسے منع کیا اور ام المومنین دختر ابی بکر اور حفصہ اپنی دختر کو ہر سال دس ہزار
درہم دیا کیے پس اسمین بہی رد کیا حکم خدا اور رسول کو اور بہی مقدمہ خلافت مین رد کیا حکم خدا اور رسول کو کہ آیہ
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الخ اور فرمودہ جناب رسول مقبول۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ سے ثابت ہے کہ
خلافت مخصوص جناب علیؑ کیواسطے تہی اور حضرات خلفا نے اپنے واسطے از راہ تغلب مقرر کرلی اور ایسے ہی
مقدمہ فدک مین بہی خلاف حکم خدا اور رسول کے عمل کیا اسواسطے کہ رسول مقبول نے بحکم خداوند جلیل کہ۔
و آت ذا القربی حقہ۔ ہے فدک اپنی دختر نیک اختر کو ہبہ کیا تہا انہون نے ناحق اوس معصومہ سے چہین لیا
اور گواہی جناب امیر اور حسنینؑ کو کہ جو بدلیل آیہ تطہیر۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔
جمیع گناہ اور رجس اور کذب اور زور سے مبرا اور پاک و پاکیزہ تہے اور گواہی ام ایمنؓ کو کہ باتفاق زنہائے مسلمین
عشرہ مبشرہ مین داخل تہین رد کیا اور تہمت کذب کی جناب امیر کیطرف لگائی اور کہا کہ یہہ اپنے جر نفع کیواسطے

گواہی دیتے ہین اور باب متعہ مین بہی رد کیا حکم خدا اور رسول کو کہ بالاتفاق فریقین متعہ بحکم خدا اور رسول جاری ہوا تہا
اوسکو حضرت فاروق نے حرام کیا اور فرمایا کہ المتعتان کانتا فی عہد رسول اللہ وانا احرمہما یعنی دو متعہ ایک
متعۃ النسا اور ایک متعۃ الحج زمانہ رسول خدا مین حلال تہے اور مین اونکو حرام کرتا ہون جمع بین الصحیحین اور صحیح ترمذی اور
مسند احمد حنبل اور حلیۃ الاولیاء ابونعیم وغیرہ کتب صحیحہ اہل السنن مین بتوضیح تمام تر اسکا بیان موجود ہے غرض کہ
اسی قبیل کے اکثر مقامات اصح کتب صاحبان سنت وجماعت مین تحریر ہین کہ اون سبکی یہہ مختصر گنجائش نہین رکہتا
اور قبح اس تعریف مین یہہ ہے کہ جن حضرات کا قید بعدیہ لگا کر اس تعریف سے نکالنا منظور تہا وہ نکلی اسواسطے کہ
انحضرت سے بعد زمانہ رسول مقبول تو اکثر بدعات ظہور مین آئین مثل احداث تراویح شبہائے ماہ مبارک رمضان مین
کہ وہ زمانہ رسول خدا اور زمانہ حضرت خلیفۂ اول مین نہ تہین بلکہ لوگ نوافل کو تنہا پڑہتے تہے جیسا کہ حمیدی نے
مسند ابوہریرہ مین متفق علیہ بخاری اور مسلم کے روایت کیا ہے کہ زمانہ رسول خدا اور زمانہ ابوبکر مین نماز نافلہ
بجماعت نہ پڑہتے تہے بعد اوسکے خلیفہ ثانی نے حکم کیا کہ اونکو جماعت سے پڑہین اور سب شہرونمین لکہکر بہیجا کہ ہر جگہ
ایسا ہی جاری ہوا اور پہر اوسکو نعم البدعۃ کہا اور مثل اسکے کہ حی علی خیر العمل کو اذان سے نکال ڈالا جیسا
کہ ابن ابی الحدید نے لکہا ہے کہ خلیفہ ثانی نے تین چیزونکو منع کیا حالانکہ زمانہ رسول خدا اور زمانہ خلیفہ اول مین جاری تہین
اور فرمایا خلافت مآب نے کہ ثلث کن فی عہد رسول اللہ وانا انہی عنہن واحرمہن واعاقب علیہن یعنی تین چیزین
زمانہ رسول خدا مین جاری تہین ایک متعۃ النسا اور ایک متعۃ الحج اور ایک حی علی خیر العمل اذان مین اور مین
منع کرتا ہون اونسے اور حرام کرتا ہون اونکو اور عذاب کرونگا اوس شخص کو جو اونکو کریگا اور مثل مقرر کرنے
خلیفہ فاروق کے حصہ مہاجرین کو زیادہ حصہ انصار سے اور مثل منہم کرلے خمس کے اہلبیت سے اور لیلینے مال
خمس کو آپ اپنے لیے اور سند اسپر یہہ ہے کہ عبد البر نے کہ معتبرین صاحبان سنت وجماعت سے ہے
کتاب استیعاب مین لکہا ہے کہ خلیفہ ثانی اسقدر مال چہوڑکر دنیا سے تشریف لیگئے تہے کہ حصہ ہشتمی اوسکا تین
زوجہ یا چار زوجہ پر علی اختلاف الروایات جو تقسیم کیا گیا تو ہر ایک بی بی کے حصہ مین ترانوے ترانوے ہزار دینار
آئے تہین یہ مال نہ تہا مگر مال خمس اسواسطے کہ جب روایت مذکورہ سے یہہ ثابت ہوا کہ مال خمس سادات کو نہ دیتے تہے
تو پہر وہ مال کہان جاتا تہا سوا اسکے کہ حضرت فاروق کے ہی پاس رہتا تہا کہ اہنی تو اگل خمس کے لینے کے مستحق تہے

بہی نہین کہ جو یہہ احتمال کیا جائے کہ اونکو دیتے تہے اور یہی باعث تہا کہ حضرت ممدوح کو بسبب جمع ہونے مال کثیر کے
خیال اپنے بادشاہ ہونیکا پیدا ہو گیا تہا جیسا کہ ابن اثیر نے کامل التاریخ مین لکہا ہے کہ ایکروز جناب عمر ابن الخطاب
سلمان فارسی سے مستفسر ہوے کہ مین بادشاہ ہون یا خلیفہ سلمان نے جواب دیا کہ اگر تمنے مال مسلمین سے ناحق ایکدرہم
بہی لیا ہوگا تو تم خلیفہ نہوگے یہہ سنکر خلیفہ صاحب رونے لگے مین کہتا ہون کہ اسطور کا جواب دینا سلمان کا
دلیل ہے کہ سلمان کو معلوم تہا کہ خلیفہ صاحب نے بہت مال مسلمین ناحق لیا ہے مگر بخوف جان صاف نکہہ سکے کہ
تم خلیفہ نہین ہو اور خلافت مآب کا رونا بہی دلیل اسکی ہے کہ مال مسلمین مین تغلب کیا والا رونیکا کیا مقام تہا
انرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک اور مثل اسکے کہ خلیفہ اول نے فجار سلمی کو معذب بہ نار کیا یعنی آگ
مین جلایا حالانکہ رسول خدا نے باتفاق علما اس سے منع کیا تہا اور فرمایا تہا کہ لا یعذب بالنار الا رب النار
نہ عذاب کرے کوئی ساتہ آگ کے مگر خالق نار اور بہی دست چپ دزد کا قطع کیا حالانکہ باتفاق دست راست
کاٹنے کا حکم ہے اور ازین قبیل ہے زیادہ کرنا عول اور عصبہ کا فرائض مین اور پاؤن دہونا وضو مین اور
ہاتہہ باندہنا نماز مین کہ یہہ سب احکامات خلفائے راشدین کے ہین کہ خلاف ہین احکامات خدا اور رسول کے
بعض علما فرقہ اہل السنن ان امورات کے تاویل مین فرماتے ہین کہ خلفا مجتہد تہے پس ان امور مین اونہون
نے اجتہاد کیا اور اگر مجتہد خطا کرے تو ایک اجر کا مستحق ہوتا ہے اور جو صواب کرے تو دو اجر کا ہم اونکے
جواب مین کہتے ہین کہ اجتہاد عبارت ہے اس سے کہ احکامات کو کلام خدا اور رسول سے استنباط کرے نہ یہہ کہ مقابل
نص اور خلاف حکم خدا و رسول کے ہو یعنی مثلا شارع ایک شے کا حکم دے اور کوئی شخص اوسکو رد کرے اور یہہ
مجتہد کہلائے والا جمیع شرائع محمدی کو تغیر دینا جائز ہو جائیگا اسواسطے کہ مثلا ایک شخص ایک زمانہ مین اجتہاد کرے کہ
نماز واجب نہین اور دوسرے زمانہ مین اجتہاد کرے کہ زنا اور شراب حلال ہے آخر رفتہ رفتہ چند روز مین دین تو
حادث ہو جائیگا مثال اسکی مذہب وہابیہ ہے کہ جدا ہو گیا ہے دین سابق اہل السنن سے اب سنیی معانے بدعت کے
اور وجہ تلقیہ مذہب وہابیہ کے کہ یہہ صواحب فرماتے ہین کہ جو امر بعد قرون ثلثہ یعنی زمانہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کے حادث ہوا ہو وہ بدعت ہے خواہ وہ امر جدید اچہا ہو یا برا اور کہتے ہین کہ حدیث شریف کل بدعۃ ضلالۃ
مطلق ہے نہ مخصص حسنہ کے ساتہ اسواسطے کہ جو امر بدعت ہوا پہر اوسکا حسنہ ہونا کیا معنی اب سنیی کہ اسکی شناعت

اور قباحت پہلے معنی سے بھی بڑھکر ہے اسواسطے کہ بنابر اس تعریف کے بعد قرون ثلثہ کے آج تک کسی اہل اسلام کا اسلام
باقی نہین رہتا کیونکہ انہون نے بہت ایسی چیزین پیدا کی ہین کہ جو قرون ثلثہ مین نہ تہین بعض نے طرح طرح
کی کہانی نکالی بعض نے انواع انواع کے لباس اپنی عقل سے تراشے بعض نے طور بطور کے صنعتین اور طرز بطرز
کے پیشے اور رنگ برنگ کے آلہ بنائے پس یہہ سب بدعتیون مین داخل ہوے اور فرقہ وہابیہ بہی تو اس سے خارج نہین
ہوسکتا اور دوسری قباحت اس تعریف کی یہ ہے کہ یہ تعریف مستلزم ہے اس امر کو کہ قرون ثلثہ مین جو امر کہ حادث
ہوے گو وہ بد اور برے ہی ہون وہ بدعت نہ ہون حالانکہ یہ امر خلاف عقل اور نقل ہے پس اول تو اسلیے
کہ عقل کسی عاقل کی یہہ تجویز نہین کرتی کہ امر غیر مشروع ناسخ احکام خدا اور رسول بدعت قرار نہ پاجائے اور لیکن
امر ثانی پس اسواسطے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مثل امتی کمثل غیث لا ندری اولہا خیر او اوسطہا او اخرہا
یعنی مثل میری امت کے مثل باران کے ہے کہ نہین جانتا مین کہ اول اوسکے خیر ہے یا درمیان اوسکے خیر ہے
یا آخر اوسکے خیر ہے اور بہی فرمایا ہے کہ من سن فی الاسلام حسنۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا ومن سن سیئۃ
فلہ اجرہا ووزر من عمل بہا۔ حاصل اسکا یہہ ہے کہ جس کسی نے پیدا کیا اسلام مین کسی نیکی کو پس واسطے اوسکے
اجر اوسکا ہے اور اجر اوس شخص کا کہ جسنے عمل کیا ساتھ اوسکے اور جسنے پیدا کیا اسلام مین کسی بری بات کو
پس واسطے اوسکے ہے بوجہ اوسکا اور بوجہ اوس شخص کا کہ جسنے عمل کیا ساتھ اوسکے پس اس دلیل عقلی و نقلی
سے یہہ تخصیص انکی کہ جو امر بعد قرون ثلثہ کے حادث ہو وہ تو بدعت ہے اور جو تبے اونکے زمانہ مین حادث
ہوئے ہو گو وہ بری ہو بدعت نہین باطل ہوئے اور ثابت ہوا کہ جو امر کہ خلاف شرع ہو خواہ وہ کسی زمانہ مین
اور کسی شخص سے حادث ہوا ہو وہ بدعت ہے جیسا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ حوض کوثر پر میرے پاس ایک
جماعت کو میرے اصحاب مین سے لائینگے جب مین اونکو پانی دینے کا ارادہ کرونگا تو فرشتے اونکو گھسیٹ
کر میرے پاس سے لیجائینگے مین فریاد کرونگا کہ خداوندا یہہ اصحاب میرے ہین ندا آئیگی جانب رب الارباب سے
کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین دین مین پیدا کین تیرے مرتے ہی یہہ اپنے اعقاب پر
پہر گئے جیسا جمع بین الصحیحین اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین یہہ حدیث موجود ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ احداث
بدعت مین قید کسی زمانہ اور کسی شخص کی نہین صحابی ہو یا غیر صحابی جو بنا امر دین والت مین برعکس حکم خدا و رسول

کسی زمانہ مین پیدا کریگا وہ بدعت ہے اور وہ شخص بدعتی ہے اور اس سے یہہ امر بھی ثابت ہوا کہ ہر شخص کے
طریقے اور سنت اور قول و فعل پر عمل کرنا نہ چاہیے جایز ہے کہ وہ بدعت ہے ہو خواہ وہ شخص صحابی ہو
یا غیر صحابی جیسا کہ اوپر حال بعض صحابہ کا معلوم ہوا کہ وہ موجد بدعات تھے سوائے اسکے ہر صحابی نہ تو معصوم ہے
نہ موسوم بالخیر۔ جو ہر صحابی کے قول فعل پر عمل کیا جاے بلکہ اکثر صحابہ نے حق سے تجاوز کیا اور مرتکب فسق و فجور کے ہوئے۔
جیسا کہ ملا سعد الدین تفتازانی نے کہ مشاہیر علمائے اہل سنت اور امام انکے سے ہے۔ آخر شرح مقاصد مین
انکا حال لکھا ہے کہ اما ما وقع بین الصحابۃ من المحاربات والمشاجرات علی الوجہ المسطور فی کتب التواریخ
والمذکور علی السنۃ الثقاۃ یدل بظاہرہ علی ان بعضہم قد جاوز عن طریق الحق و بلغ حد الظلم والفسق وکان الباعث
لہ الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملک والریاسۃ والمیل الی اللذات والشہوات اذ لیس کل صحابی
معصوما وکل من لقی النبی م بالخیر موسوما الا ان العلماء بحسن ظنہم باصحاب رسول اللہ ذکروا لہا محامل وتاویلات بہا
یلیق وذہبوا الی انہم محفوظون عما یوجب التضلیل والتفسیق صونا لعقائد المسلمین عن الزیغ والضلالۃ فی
کبائر الصحابۃ سیما المہاجرین والانصار والمبشرین منہم بالصواب فی دار القرار واما ما جرا بعدہم من الظلم
علی اہل البیت النبی م فمن الظہور بحیث لا مجال للاخفاء ومن الشناعۃ بحیث لا اشتباہ علی الآراء اذ یکاد تشہد
بہ الجمادات والعجماء وتبکی لہ الارض والسماء وینہدم منہ الجبال وتنشق منہ الصخور ویبقی سوء عملہ علی کر الشہور
ومر الدہور فلعنۃ اللہ علی من باشر او رضی او سعی ولعذاب الآخرۃ اشد وابقی انتہی۔ خلاصہ اس عبارت کا
یہہ ہے کہ صحابہ مین جو جھگڑے اور فساد ہوے جیسا کہ کتابون مین لکھا ہوا ہے اور زبان ز ثقات ہے
دلالت کرتے ہین کہ بعض صحابہ حق سے باہر ہو گئے اور سیدھی راہ سے پھر گئے اور حد ظلم و فسق کو پہونچ
گئے اور باعث اس امر کا اونکو ہوا مگر حقد اور حسد اور دشمنی اور طلب ملک و ریاست اور میل طرف
لذات اور شہوات کے اسواسطے کہ نہ ہر صحابی معصوم ہے اور نہ جسنے ملاقات کی نبی سے وہ موسوم بالخیر ہے
مگر علمائے بسبب حسن ظن اور نیک گمان اپنے کے کہ جو تمین اصحاب رسول خدا کے رکھتے ہین اونکے ان جھگڑون
اور فساد وغیرہ کے لیے تاویلاتین اور محامل کہ جو اونکی شان کے لایق تھے بیان کیئے یعنی اگرچہ باطن مین تو
افعال اونکے برے ہی تھے مگر علمائے اپنے حسن ظن سے تاویلین نیک کر کر اونکو اچھا بنایا اور کئی اسباب کی طرف

کہ وہ محفوظ ہین اوس چیز سے کہ جو باعث اونکے تفضیل اور تفسیق اور ذلت کا ہو حاصل اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ
اونسے ایسے ہی امر وجود مین آئے کہ جو باعث اونکی تفضیل اور تفسیق اور ذلت کا ہووے مگر ہم اپنی زبان سے
نہین کہتے اور اونکے عیب کو چھپاتے ہین ظاہر نہین کرتے اور یہہ قول ہمارا اسواسطے ہے تاکہ عقائد مسلمین
کے کبار صحابہ سے بہہ نجائین خصوص مہاجرین و انصار کہ جو بیشتر بصواب گئے دار القرار ہین اور لیکن جو ظلم
بعد اونکے اہلبیت پر گذرے وہ ایسے ظہور مین ہین کہ کسیکو طاقت اونکے اخفا کی نہین اور وہ ایسی برائیان
ہین کہ عقول پر اونمین ذرا محل اشتباہ نہین اسواسطے کہ قریب ہے کہ گواہی دین اون ظلمونکی جمادات
اور نباتات اور روئین مین اور آسمان اور منہدم ہوجائین پہاڑ اور شق ہوجائین سینے پتھرون کے اور
باقی رہیگی برائی اونکی ہمیشہ ہمیشہ پس لعنت خدا کی اوس شخص پر کہ جو مہیا ہوا ان ظلمون کا یا راضی ہوا
او نیز یا کوشش کی اونمین اور البتہ عذاب آخرۃ سخت تر اور پائندہ تر ہے اب صاحبان عقل سلیم فکر و غور سے
ملاحظہ کرین کہ وہ صحابہ کہ جنسے فسق و فجور اور ظلم و تعدی ظہور مین آئی اور حق سے تجاوز کر گئے اور ریاست
اور ملک اور بادشاہت کے طالب اور لذات اور خواہش نفوس کے مائل ہوئے وہ کون تھے اور اس سے
ایک اور فائدہ معلوم ہوا کہ یہہ قول تہا کہ صحابہ مثل نجوم ہین انمین سے جسکے اقتدا کروگے ہدایت پاوگے غلط ہے
بلکہ متابعت اوسی شخص کی چاہیے کہ جسکا قول و فعل مطابق قرآن اور فرمودہ نبی الانس و جان کے ہو اور وہ نہین
ہین مگر اہلبیت کہ یہہ حضرات بآیہ تطہیر سب گناہ اور خطا اور ذلات سے معصوم ہین اسواسطے کہ کوئی شخص
سوائے فرقہ خوارج اور نواصب کے قایل اسکا نہین کہ انحضرات سے کسی امر مین خطا واقع ہوئے والا کافر ہوجائے
مگر ہان اون لوگونکا ذکر نہین کہ جنہون نے انبیا کی خطائین ثابت کی ہین قال صاحب الرسالہ باقی رہے
تحقیق اس امر کی کہ وہابی کون لوگ ہین اور کب سے یہ لقب اطلاق کیا جاتا ہے سو حال اسکا یہہ ہے کہ کوئی
ہیست اور اہل بدعت جسکو دیکھتے ہین کہ مطیع سنت ہے اور رسوم مروجہ ہی جو بسبب اختلاط کفار اور فساق کے
رواج پائی ہین اون سے منع کرتا ہے تو اوسکو بسبب خواہش نفسانی کے یہہ لقب دیتے ہین اقول یہہ گمان
تمہارا غلط محض ہے عبد الوہاب اوس شخص کا نام ہے کہ جو مسنونات اور مستحبات اور امورات خیر کو منع
کرتا تھا اور رسول خدا کی قدر و منزلت کو گھٹاتا ہے اور سب مسلمانون کو مشرک اور بدعتی ٹھہراتا ہے

اور دوسرے کے استیصال کے فکر مین پڑا اور باین سبب بندوبست اور نظم و نسق ملک سے
غافل ہوے یہان تک کہ نواحی ملک مین فتنہ و فساد عظیم اور شورش فخیم برپا ہوئی اور رفتہ رفتہ
ملک حرمین محترمین صانہما اللہ عن کل الشین مین بسبب اضمحلال سلطنت روم کی بے انتظامی
حکومت اور برہمی جمعیت نے رخ کیا اور شوکت و سطوت شریف حرمین کی کہ ان مواضع
مقدسہ کی حکومت انکی ذات مقدس سے تعلق رکھتی تھی درہم و برہم ہوئی مردمان واقعہ
طلب اور خواہان جاہ و دولت نے وقت کو خاطر خواہ پاکر ہر طرف سے سر نکالا اور ہجوم کیا
اور ملک گیری کے فکر مین مستغرق ہوئے پس فتنہاے عظیم اور حوادثات فخیم نے ظہور کیا مگر
بدترین فتن اور سخترین محن فتنہ و فساد اہل نجد کا تھا کہ وہ مابین عراق اور حجاز کے واقع ہے
شیطان رجیم بصورت شیخ لاثانی متشکل ہوکر شریک مشرکین ہوا اسی وجہ سے شیطان
کو شیخ نجدی کہتے ہین، غرض عبد الوہاب اعیان اور رؤساے اہل نجد سے تھا بلکہ تمامی
قبایل نجد مین ممتاز اور حدت فکر اور قوت بیان مین بے مثل و بے اتباز دی علم پیشوا اے
خاص و عام سلسلہ انکی طریقت کا حضرت شاذلی پر تمام ہوتا ہے الغرض شیخ صاحب انقلاب
مملکت اور برہمی سلطنت دیکھکر فکر ریاست اور تحصیل امارت مین پڑے مگر چونکہ حاصل ہونا ملک کا
لشکر موفور اور خزانہ معمور پر موقوف ہے اور اس سے ہاتھ خالی تھا ناچار اس باب مین
اپنی اولاد و احفاد سے کہ ہر ایک علم و شعور اور مکر و زور مین شیخ پر فضیلت رکھتا تھا مشورہ کیا
سب کی راے بعد اس امر پر قرار پائی کہ اجتماع مردم اور حصول ریاست کے لئے کوئی تدبیر بہتر
تزویر اور حیلہ دینداری سے نہین ہے جب مردم کالانعام اس دام مین پھنس جاوین اور
فراہم آوین تو پہلے حرمین شریفین کو کہ خزانہ سے مالامال اور فوج سے خالی ہین تصرف مین لانا چاہیے
بعد اسکے تمامی بلاد اسلام بسہولت تمام کہ آپس مین ہر ایک شخص کے نا اتفاقی ہے ہمارے قبضہ
اقتدار مین آجاویگا غرض اس خیال خام کو اپنی دماغ مین پختہ کر کے شیخ عبد الوہاب معہ اولاد و احفاد
اپنے سنت بہیئہ کو ناپسند اور طریقہ پیری مریدی پر کہ آبائی تھا آمادہ اور سرگرم ہوا جبسے عوام لوگونکو

اوس ملک کی حلقہ اطاعت اور انقیاد مین لایا ۱۱۵۷ ہجری مین جمعہ کے دن ایک مجمع کیا اور
تمامی اعیان و اہالی اطراف کو بلا کر وعظ کی طور پر ارشاد فرمایا کہ اے بانیو شرع مین
بدون بادشاہ کے چارہ نہین ہے کس لئے کہ امامت جمعہ و جماعت و اعیاد و صالحات و نصب
قضات و دادرسی مظلومان و تنبیہ ظالمان و اجراے احکام شرعیہ و ترویج شعائر دینیہ موقوف
ذات بادشاہ پر ہے اور سلطان روم و شام محض برائے نام ہے کسیطرح کی قوت
اور حکومت نہین رکھتا پس نام اوسکا خطبہ مین باوصاف سلطنت لینا دروغ صریح ہے
کہ مطلق حرام ہے چہ جائے خطبہ کہ عبادت ہے چاہیے کہ سب حاضرین متفق ہو کر کسی شخص
کو رئیس اپنا بناوین اور فرمانبرداری اوسکی اپنے ذمہ پر واجب و لازم جانین مگر اس تکلیف سے مجکو معذور رکھین
کہ مین دنیا کیطرف رغبت نہین رکھتا اول خواص شیخصاحب نے کہ اس کید مین ہمداستان تھے اور
پھر سب نے کہا کہ سواے ذات شریف کے اور کوئی لایق اس منصب کے نہین ہے فرمایا کہ عالم مجبوری ہے
کیونکہ مخالفت جماعت مسلمین کی مناسب نہین ہے مگر ایک شرط ہے کہ عقاید اور اعمال مین بھی میرے فرمان بردار رہین اور جو میں
کہون اوس سے انحراف نکرین تو قبول کرتا ہون الحاصل یہ کہکر سب سے بیعت لی اور لقب اپنا امیر المومنین کہا اور اوسی
روز اپنا نام سلطان روم کی جگہ خطبہ مین داخل کیا اور دوسرے جمعہ مین تمام شہرون مین اوس ملک کے نام شیخصاحب کا
خطبہ مین لیا گیا اور بنام اپنی دولت کا کہ درعیہ ہے مقر امامت قرار دیکر تا دم زیست وہانسی حرکت نہ کی اور اولاد اور اقارب اپنے
کو امصار و بلاد مین مقرر کیے اور بخلفاء راشدین ملقب کیا اور قاضی وغیرہ مقرر کیے اور اپنے مقصود
کو کہ غارت گری خزاین حرمین شریفین تھا اسطرح پر شروع کیا کہ ایک مذہب خلاف فرق
اسلام بنایا بعض مسائل معتزلہ اور بعض خوارج اور ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ سے لیکر اور اکثر اپنی طرف سے لگا کر اونکو حجج و اقاد
غیر ذالہ سے مدلل کیا بعدہ صاحبزادہ محمد نام نے اونکو توسیع دیکر کتاب التوحید نام رکھا اور دو باب پر مرتب کیا
پہلا در شرک ہے دوسرا در بدعت مین تلخیص اوسکی تکفیر اور تفسیق امت تدلیس اوسکی یہ کہ بعض افعال محرمہ کو جنکے جہال مرتکب ہوتے ہین
ساتھ افعال مختلف فیہا کے جو مکروہ تحریمی یا تنزیہی یا مسنونہ یا مستحبہ تھے خلط کیا اور جو احادیث کہ اونکے دعاوی پر دلیل نہین
تہدید اوسکا بیان کیا اور سبکا نام شرک و بدعت رکھا اور ان افعال کے مرتکبون کی قطعی تکفیر کی حالانکہ بعض افعال اونمین سے متعلق بتعظیم انبیا و اولیاء

نہب اور غارت کرے اور قتل و تیغ لوٹ مار اہل حرمین شریفین کے حلال ہو جائے اور یہ معتبر مجتہد ہو
اور کئی نسخے اس کتاب کے اپنے خلفائے راشدین کے پاس بھیجکر آپ راہی ملک عدم ہوئے خلفائے
مذکورین نے بموجب زبانی مضامین اوس کتاب کے عوام جہال کو گوشگذار کرکے اوسکی طرف دعوت
کی اور سب نے بدل و جان دعوت کو قبول کیا اور خط فرمان پر اوسکے سر کو رکھا پس جب مدعا
گزینی نشین ہوا تو سعود نامی فرزند ثانی شیخ ممدوح نے سنہ ۱۲۱۱ آخر سلطنت سلطان سلیم ثالث میں بنام نہاد
زیارت کعبہ معظمہ مع جمعیت کثیر عزم بیت اللہ کا کیا جب یہ خبر اہل شہر نے سنی تو شریف کعبہ شریفہ
سے انکو کہا کہ سرحد حجاز کا انتظام ضرور ہے کہ وہ لشکر باغی اسطرف اُترنے نہ پاوے شریف نے بسبب
مغالطہ کے کہا کہ معاذ اللہ میں زائرین خانہ خدا کو زیارت سے منع کروں یہ تو اس خیال میں ہے کہ یہ سب
مسلمان خانہ خدا میں فساد نہ کرینگے اور حرمت اسکی نگاہ رکھینگے اور وہاں دفعتہ سعود نے انکے طائف
کا محاصرہ کیا اور وہاں کے صغیر و کبیر زن و مرد کو قتل کرکر سب مال و منال لوٹ لیا موں بعد اسکے جب
گماشتہ وہاں متعین کرکر مکہ معظمہ کو قتل کیا اور لوٹ لیا اور پاس و لحاظ خانہ معظمہ [illegible]
کہ انہوں نے کچھ یہ امر جدید نہیں کیا بلکہ اسوہ اور تاسی خلفائے راشدین کی کی کہ حضرت عمر [illegible]
نے بھی خانہ زوال خدا کی اسیطرح سے حرمت کی تھی کہ [illegible]
فرزندان جناب ختمی مآب کے لانیکا ارادہ کیا [illegible]
اعلام ثابت ہے کہ ان عمر ضرب بطن فاطمة حتی سقط المحسن [illegible]
بتعیر علی فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام — حاصل یہ کہ [illegible]
اور چیخ چیخ کر کہتا تھا کہ میں جلا دونگا اس گھر کو [illegible] لوگوں کے کہ جو اس گھر میں ہیں اور نہ تھے اوس گھر [illegible]
اوسوقت مگر علی و فاطمہ اور حسن و حسین پس جبکہ حال پیشواؤنکا اس فرقہ کے ایسا ہو تو اگر مریدونکا بھی
ہوا تو کیا بعید غرض جرأت ان پیرون اور مریدون کی صاحبان دین و دیانت تصور کریں کہ
پیشواؤن نے تو اوس گھر کا کہ جو مہبط وحی الہی اور محل نزول ملائکہ تھا یہ حال کیا مرید پیروں نے بھی [illegible]
کو [illegible] کے اوسکو خراب و برباد کیا فاعتبروا یا اولی [illegible]

ایلغار با فوج قلیل بقصد مدینہ منورہ کا کیا راہ مین خود دوچار ہوا وہ لقمہ تیغ آبدار ہوا غرض مدینہ منورہ کو بہی
تہ تیغ بیدریغ کیا کسی کو زندہ نچہوڑا اور اگر زندہ رہا تو اوسکو فقیر کر کے چہوڑا مکانات مقدسہ اور قبور متبرکہ
اور مساجد عالیہ اور مشاہد منورہ اور مزار صحابہ کے مسمار اور منہدم کیے حرمین شریفین کو بےچراغ و ویران
کر دیا من بعد ارادہ فاسدہ انہدام روضہ رضیہ اور مرقد مرضیہ جناب ختمی مآب کا کیا اور از راہ کمال
دینداری اور ایمانداری کے نام اوس روضۂ رشک دہ روضۂ رضوان کا صنم اکبر رکہا غرض بمجرد در وا
کہولنے کے ایک اژدہا مثل عصائے حضرت موسی پیدا ہوا اور ایک شعلہ تغس سے اون بدذاتوںکو
جلا کر سواد الوجہ فی الدارین کا کیا اور سب کے سب راہی دار البوار ہوئے پس بمجرد اسکے کہ نعشہا ی
ناپاک اون سیاہ دروںکی حرم محترم سے باہر لیگئے ایک بوے بد ایسی پیدا ہوئی کہ باقی قوم
شقاوت موج متحمل اوس بوے بد کی نہو کر بے غسل و کفن و دفن صحرا مین بہنکر بہاگ آئے اور یہہ حال
سب موافق و مخالف کے روبرو بیان کیا مولوی فضل الرحمن شاہ لکہتے ہین کہ اس فقیر نے
۱۲۱۶ ہجری مین بگوش خود حاضرین اس واقعہ سے کہ سب ثقہ ہے سنا الحاصل بعد تکمیل و تمیم مراتب جور و ستم
اتباع محمد کو ہمراہ فوج اظلم اوس جگہہ چہوڑ کر مع تمام احمال و اثقال مکہ معظمہ کے جانب معاودت کی
پہر بلاد حجاز و عراق وغیرہ پر دست تعدی دراز کیا اور انجام کار کربلاے معلے سے بہی وہی معاملہ کیا
کہ جو حرمین شریفین سے کیا تہا آخر کار غیرت الہی جوش مین آئی اور سلطان محمود خان کے ہاتہہ سے
اس فرقہ کو خاک ہلاکت پر ڈالا اور سب کو نیست و نابود کیا یہہ خلاصہ اوس خبر کا ہے کہ جو بوارق محمدیہ مین
مفصلاً مندرج ہے جسکو شوق مفصلاً اس قصہ کے دیکہنے کا ہووہ اوسکو دیکہہ لے پس اصل حال شیخ
عبد الوہاب صاحب اور اونکے فرزندان والاتبار کا یہہ ہے کہ جو قلم بند ہوا صاحب رسالہ نے
اس حال بدمآل کو منقلب کر کر اور حق کو باطل سے بدلکر کذب کو تو فروغ دیا اور صدق کو ڈبو دیا اور
جہال بیچارونکو تباہ کیا اور یہہ حال شیخ صاحب کی اولی العزمی کا دیکہکر مولوی اسمعیل صاحب حقانی بہی
اولی العزمی اختیار کی تہی اور چاہا تہا کہ اسیطرح لوگون کو اپنا مطیع فرمان کر کے ملک گیری کیجے
[illegible]

ثمرہ تو البتہ حاصل ہوا کہ ہزاروں بندگان خدا کے خون ریزی کے باعث ہوئے اور صدہا اطفال صغار اور
عورات جوان کو یتیم اور بیوہ کر دیا اور مظلموں کی خرابی و بربادی کا اپنے ذمہ پر لیگئے آمدیم بر سر مطلب پس
ہم کہتے ہیں کہ در حقیقت و فی نفس الامر فرقہ وہابیہ اوس فرقہ سے کہ جسکو یہہ بدعتی کہتے ہیں بدعات میں بہت
اور چیرہ دست ہے گو بدعات اوس فرقہ کی بہی کچہہ کم نہیں کیا قدرت خدا ہے کہ چونکہ غلامان قائل سلکو
مادون العرش اور محبان۔ لو لا علی لہلک عمر۔ اکثر بدعات فرقہ بدعتیہ کو جیز تحریر مین لائے تہے اور کتب
مبسوطہ انکے بدعات میں تیار کی تہیں تو علماء فرقہ مذکورہ اپنے مقلدین کو منع کرتے رہتے ہین کہ کوئی شخص کتب
مناظرہ فرقہ شیعہ کو نہ دیکہے مبادا کہ کوئی شخص شیعہ ہو جائے پس باین سبب کوئی اونکو نہ دیکہتا تہا
اور حق انپر چہپا ہوا تہا خداوند عالم نے انہیں میں سے ایک فرقہ ایسا پیدا کر دیا کہ جس نے حال انکے بدعات
کا بخوبی منکشف کر دیا اور ہماری کتابونکی تصدیق کرا دی اور پہر انہوں نے اونکے بدعات کو بیان کر دیا غرض
کہ وہ حق ایک مدت سے پس پردہ مستتر و پوشیدہ تہا ان صاحبونکی فضیحت با ہمد گر سے ہر شخص پر کہل گیا
اور یہہ ظاہر ہو گیا کہ فرقہ شیعہ ان بالتوہمین کسی پر تہمت نہیں کرتا بلکہ جو لکہتا ہے وہ حق و سچ لکہتا ہے کچہہ اس مین
بہتان و افترا نہیں سچ ہے ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ما الفضل ما شہدت بہ الاعداء بہر حال چونکہ یہہ دونو
گروہ زمرۂ متمسکین ثقلین سے خارج اور طوایف متخلفین سفینۂ اہلبیت مین داخل لہذا مفصلاً جواب مسائل
مندرجہ رسالہ مذکورہ اپنے ذمہ سے ساقط دیکہا مگر مجملاً چند فقرات بنا بر انموذج لکہدیے گئے ہین تا صاحبان
بصیرت و بصیرت حق و باطل مین تمیز کرین اور جہاں ہدایت پائین گراہ اوجاننا چاہیے کہ در ہنولا عجب انقلاب
ہوا ہے زمانہ کو کہ جتنے مسائل فروعیہ و اصولیہ قدیمہ فرقہ اہل التسنن کے تہے کہ جنکو بدعتی کہتے ہین اونکو
فرقہ وہابیہ نے بدلکر اپنی طرف سے نئے قواعد جاری کیے اور اونکو بالکل نیست و نابود اور باطل و فاسد کر دیا
اور طرفہ یہہ ہے کہ ہزاروں فہمیدہ و نافہمیدہ نے طریق سابق کو چہوڑ کر طریق جدیدہ لاحقہ کو اختیار کر لیا
الغرض سفینۂ دین اسلام آن اہل اسلام کے ہاتہ سے ایسا تباہی مین آیا ہے کہ خدا ہی اسکا حافظ و نگاہبان ہے
ایک فرقہ تو اپنے مقلدین اور تو ابعین کو یہہ پند و وعظ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا باپ یا ماں یا بیٹا بیٹی یا اور کوئی
خویش و تبار و دوست احباب سے مر جائے تو بعد ڈالدینے کے گہر مین پہر اوسکا نام نہ لو نہ اوسپر گریہ و بکا کرو

نہ اوسکو کسیطرح کا ثواب پونہچاؤ نہ اوسکی واسطے قران پڑہو نہ اوسکی فاتحہ درود دلاؤ نہ اوسکی نام پر نذر
دو غرض کوئی امر خیر اوسکے لئے نہ کرو اور ایسا سمجہو کہ مر گئے مردود جنکی فاتحہ نہ درود اور غضب کی یہ بات ہے کہ اسقدر پر
بہی اکتفا نہین کرتے اور پیغمبرون تک پونہچتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ اونکے بہی فضائل نہ پڑہو جہال
کو اونکے اوصاف پسندیدہ اور محامد حمیدہ اور معجزات عالیہ نہ سناؤ اونکو ثواب فاتحہ کا نہ پونہچاؤ
اونکے نام پر درود نہ پڑہو اونکے واسطے مساکین و محتاجین کو کہانا نذر و نذر و نیاز اونکی نہ کرو مجلس
منعقد کر کے اوسمین اونکا ذکر نہ کرو مولود شریف اوسمین نہ پڑہو کہ یہہ بدعات ہین خداوند عالم ان
باتون پر خفا ہوتا ہے جیسا کفار سے بسبب عبادت بتون کے خفا ہوتا ہے اور جیسا کہ بتونکی تعظیم و تکریم اور
ذکر اذکار سے آزردہ ہوتا ہے ویسا ہی اپنے انبیا اور اولیا اور شہدا خصوص اپنے حبیب محمد مصطفےٰ
اور اونکے اسباط و احفاد و اولاد مثل حسنین ؑ کے ذکر و اذکار اور تعظیم و تکریم سے بہی آزردہ ہوتا ہے
غرض کہ اگر کسی کو اسمین شک ہو تو وہ انکے رسائل مصنفہ کو دیکہہ لے اور دوسرا فرقہ کہ جسکو بدعتی
تعبیر کرتے ہین وہ ان سب امور کو جائز رکہتے ہین اور فرقہ اولی کے برخلاف فتوے دیتے ہین یہہ حال
ہے ان دونو فرقون کا غرض افراط و تفریط سے کوئی فرقہ خالی نہین دیکہو کہ صاحب رسالہ نے چوتہے
سوال کے جواب مین لکہا ہے کہ عرس اولیا انبیا کا با مزامیر ہو یا بلا مزامیر ہر طرح سے بدعت ہے

اور سند اسپر اس قول کو لایا ہے کہ۔ لعن رسول اللہ زائرات القبور و المتخذین علیہا المساجد و السراج
یعنی لعنت کی رسول اللہ نے اون عورتون پر جو قبرون کی زیارت کرتی ہین اور اون مردون پر
جو قبرون پر سجدہ کرتے ہین اور چراغ جلاتے ہین اب اونکے دہوکا دینے اور جہال کے بہکانے کو
ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کس بے باکی سے حدیث مذکور کو علت بدعت عرس کی گردانی ہے حالانکہ حدیث مین
ممانعت عورتونکی قبور پر جانے کی ہے نہ مردونکی اور فائدہ انکے ممانعت مین یہہ ہے کہ باہر نکلنے مین
عورات کے سطرح کی خرابیان متصور ہین خصوص مجمع رجال مین آنا کہ انواع اور اقسام کے فساد ہونے کا احتمال
ہین دیکہو پردے مین بیٹہنے کا حکم خدا ے تعالی نے ازواج نبی کو دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وقرن فی بیوتکن
ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ پس جبکہ ازواج نبی کیواسطے یہہ حکم ہو کہ تم گہر مین بیٹہو اور باہر نہ نکلو جاہلیت کی طرح

دو مسلمین کے مانین مین تو پہر اور عورات کا کیا حال مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ مرد بہی قبرون کی
زیارت نہ کرین خصوص قبور انبیا و اولیا کہ زیارت انکی باعث خوشنودی خدا اور نجات عقبی ہے پس اس
حدیث سے مطلق مردون کو منع کرنا کہ مرد بہی جمع نہوون یہہ جرأت اور بیباکی اسی فرقہ کی ہے
اگر یہہ کہتے ہین کہ مقبرہ ہے اگر خالی ہون مجمع رجال سے اور جا بے محفوظ اور پردہ کی ہون تو او وقت
مین عورات کا بہی جانا منع نہین کہتا ہے اور ایسے ہی اوس عبارت کا کہ جسکو تفسیر مظہری سے نقل کیا ہے
ان ملعون کو اوس نے جو مخالفت ہے سجدہ کرنے سے قبر پر اور اوسکے گرد پہرنے سے نہ یہہ کہ [illegible]
ہے [illegible] جمع ہو جلنے کی قبر پر لیں جو شئے کہ اصل مین جائز ہے بلا وجہ اوسکی مخالفت [illegible]
اور یعنی اس شرح کے - ومن الابتداع تعبد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرسا - یہہ ہے کہ قبور پر مثل روز عید
زینت اور آرائش اور لباس خوش تماش بیش قیمت ملون بالوان معطر بعطریات بازار وہان جمع
ہوا اور قبرستان کو سیرگاہ قرار ندو کہ یہہ مواضع مقام عبرت ہین یہان عبرت پکڑنے کے لیے
آؤ اور خیال کرو کہ کل اسیطرح ہم سبکو بہی تہ خاک جانا ہے اور یہ خیال کرکے توبہ اور استغفار کرو
اور گناہ سے بچو اطاعت خدا کی کرو شیطان سے بہاگو پس اس حسن کو دیکہو کہ صریحا لفظ اعیاد و قول
مذکور مین موجود ہے اوسکا خیال نکرکے مطلق اجتماع سے منع کر دیا اسیہی جگہہ پر یہ صادق آتا ہی کہ چہوڑ دینا
وانتم سکاری کو اور عمل کرنا لاتقربوا الصلوة پر اور یہ جو چراغ جلانے کو قبر پر منع کرتے ہین تو ہم کہتے ہین
کہ کیا قبر نبی اور قبور اکثر مقبولان پر بہی کوئی چراغ و قندیل روشن کرتا ہے یا وہ ہمیشہ اندہیرے ہی مین
رہتی ہین اور کوئی انحضرات کی زیارت کو جاتا ہے یا نہین جاتا در صورت اولی لازم آتا ہے بنابر
مذہب اس فرقہ بدعتیہ کے کہ زمانہ وفات سرور کائنات سے آج تک سب مسلمین
[illegible] کافر ہو گئے ہون اور در صورت ثانیہ ہزارون دیکہنے والے چراغ قبر رسول و زائرین
روضہ منورہ آنحضرت جہوٹے ہون اور یہہ لوگ سچے عجب یہ فرقہ ہے کہ ایسی باتون کو [illegible]
کہتا ہے کہ جو بنابر عقل و نقل مستحسن ہین بلکہ ہم کہتے ہین کہ مراد ممانعت سے روشن کرنے چراغ
کی قبر پر یہہ ہے کہ قبور کو مثل دیوالی ہنود پر از چراغان نہ کرو جیسے کہ ہنود [illegible]

اور گہرون مین جلاتے ہین تاکہ قبور سیر گاہ نہ ہوجائین نہ ممانعت ہے مطلق چراغ جلانیکی سچ ہے کہ یہہ فرقہ نہ خدا کا ہے نہ رسول کا نہ پیر کا نہ پیغمبر کا سوائے شرک و بدعت کے اور کچہہ انکے پاس نہین ہے مگر یہہ سب خرابیان ثمرہ اونہین دو باتو نکا ہے کہ رسول مقبول کو دوات و قلم نہ دی اور ثقلین سے متمسک نہوے

والسلام علی محمد المصطفےٰ و آلہ النجبا

تمت بالخیر

قطعہ

تاریخ نسخہ ہذا کہ نامش سراج الایمان ہست من تصنیف نواب محمد اشرف علیخان المتخلص الصدق

این نسخۂ عجیب کہ ایمان را سراج ۔ حلال مشکلات مقام مناظرہ
صدق سخن شناس سن یادگار او ۔ از روے بحث گفت کلام مناظرہ

قطعہ

تاریخ طبع نسخہ سراج الایمان من تصنیف سید گوہر علی صاحب رئیس میرٹھہ

للہ الحمد کہ این تحفۂ پاکیزۂ غیب ۔ آمد اندر کف مقصود بفضل یزدان
گر نظر باز کنی ہست چراغی روشن ۔ تا نمانند بوادی ضلالت حیران
مولوی باقر علی بیگ کہ در صبر و رضا ۔ ہمسرش نیست درین عصر بنوع انسان
حامی دین خدا عالم احکام رسول ۔ پیرو آل عبا ہیشہ و اہل جہان
جستم آخر در تاریخ بفرمایش او ۔ یافتم نسخۂ مقبول سراج الایمان

کاتب کتاب نسخہ سراج الایمان عابد حسین تلمیذ جناب مولانا سید محمد نصیر علی صاحب عفی عنہ

اغلاط نامہ کتاب سراج الایمان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	نمتسکم	لمتسکتم بہا	۲۵	۱	بعض ناوقف	قوله بعض ناوقف و ا
۷	۶	عیدات	وعیدات	۲۶	۸	اصلاح	اصطلاح
۷	۱۱	وال والاه	وال من والاه	۲۶	۲۰	عن العوا	عن الہوا
۷	۱۳	جو مخذول	جا وے مخذول	〃	۱۱	ماجرا	ماجری
۸	۶	من رقیہا	من کیہا کجی ومن خفتہا	〃	۱۲	اہل البیت	اہلبیت
〃	۱۸	خدای لتعم وه	خدای لتعم زده	۳۳	۲۱	یعنی طغیان	یعنی وطغیان
۹	۲ برخاستہ	ما ایہہ الرسول	یا ایہا الرسول الخ مین تہدید	۳۴	۱۱	اتباز دی	انباز دمی
〃	۱۵	متابعت حکم ہے	متابعت ہے حکم	〃	۲۰	خیال ذم	خیال خام
۱۲	۲	ربا	دیا	〃	〃	احقاد	احفاد
〃	۵	ہالمین	کاملین	〃	۲	سا	بہائیو
۱۳	۱۴	معتزلی	معتزلی نے	〃	۱۵	گیی	گیا
۳	۱۶	وس	روس	۳۶	۱۳	زوال	رسول
۹	۸	۲ دینہ	ادینہ	〃	۱۴	لانیکا	جلانیکا
	۹	احوز	آخور	〃	〃	محل	ملل
	۵	یوحنا نے کہا ہے	یوحنا کہتا ہے	〃	۱۵	یشبیح	یصیح
	۳	الی تفرقون	الی تصرفون	۳۸	۱۲	چییز	خیر
	۱۲	اولا	اول	〃	۲۰	پند وعظ	پند و وعظ
	۱۷	اس ستہ	اس رستہ	۴۰	۲۱	بدہا	صدہا